

تحقیق حتمیہ لنزل کفر اسماعیل

بقلم فیض رقم

حضرت علامہ مفتی شاہ محمد کور حسن صاحب قادری ضوئی ظلالہ نورانی

رضا الہیہ دہلی

۲۶ کا منیگر اسٹریٹ ممبئی ۴۰





ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا
وہ یکایک سب کو یہ سرائے کے پیر

اس مبارک رسالہ میں محقق ممدوح دام ظلہ العالی نے اکابر اہلسنت
علیہم الرحمۃ والرضوان کے ان کلمات طیبات کو جلوہ دیا جن کی تجلیات سے یہ حقیقت ظاہر
روشن ہے کہ امام و ہابیہ ہند اسماعیل دہلوی کے اقوال کفر و زومی ہیں متین فی الکفر ہیں
لہذا اسماعیل دہلوی کا لزوم کفر اور بددینی یقیناً ثابت ہے اور باتفاق علمائے اہلسنت
اسماعیل دہلوی کے گمراہ ہونے میں شک نہیں۔ ہاں اس کی تکفیر میں علمائے اہلسنت کا اختلاف
ہے تفصیل کے لیے بوستان

تحقیق جمیل در کفر اسماعیل

کی سیر کا قصد کیجیے جس کی بہاریں اہلسنت کے شام جاں کو مٹ کر قیامت کی آفتاب کی روشنی میں
خود کی چوڑی برساتی ہیں

== مصنفہ ==

حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوشش حسن صاحب قبلہ قادری رضوی ظلہ اللہ

نوری دارالافتاء مدظلہ رضویہ اہلسنت بدلاسلام مانا پار بہرہ حسین آباد گرنٹ

ضلع بلرام پور۔ یوپی۔ ۲۰۱۶۰۴

== خلیفہ ==

حضورہ المملہ والدین حضرت علامہ مفتی شاہ بدرا الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

بفیض: حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بموقعہ:- ۲۵ سالہ عرس حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر:- رضا اکیڈمی ممبئی * سلسلہ اشاعت نمبر: ۳۱۰

ترسیل کتب کا پتہ: مکتبہ کتاب دارینہ، راینہ، مکتبہ دارالسنور

ہندوستانی مسجد کے پاس منڈی بازار برہان پور ایم پی۔ 98260 46147

مشمولات

۱- تقدیم _____ ص ۱ تا ۱۳

حضرت علامہ مفتی اسرار احمد صاحب قبلہ نوی مدظلہ العالی

۲- تحقیق جیل در لزوم کفر اسماعیل _____ ص ۱۵ تا ۹۳

حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

۳- برق تابندہ _____ ص ۹۹ تا ۱۱۳

مولانا غلام رسول نوری

تصدیقات _____ ص ۹۵، ۹۶

۱- زیب و زینت علم و فن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ نوری

۲- حضرت علامہ مولینا مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی

تاریخ تصنیف ۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ روز شنبہ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۴۲۲ھ

۴- لغات ثلاثہ _____ ص ۱۱۳ تا ۱۱۸

حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

سن اشاعت بار دوم _____ ص ۱۲۶

ضروری اعلان

”طیب البیان“ جسکی اشاعت رضا اکیڈمی ممبئی کی طرف منسوب و مشہور ہوئی جس کے مقدمہ میں سرکار علیہ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے خلاف جو باتیں شائع ہو گئیں اسکی ہم سخت تردید کرتے ہیں اور اسکی باقاعدہ رد کیلئے حضرت علامہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب رضوی کی تالیف تحقیق جیل در لزوم کفر اسماعیل شائع کرتے ہیں۔ اس مفتی اعظم ہند سعید نوری

تقدیم

از — حضرت علامہ مفتی اسرار احمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی

۷۸۶

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی الہ الفخیم۔

سیف اللہ المسلول مولانا المحقق معین الحق **فضل الرسول** قدس سرہ جن کی

حمایت حق و نکایت باطل کا چرچا چار دانگ عالم میں پھیلا۔

ماہر منطق و فلسفہ علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے تقریظ ”معتقد منتقد“ میں جن کی

جلالت علمی کا خطبہ پڑھا بلکہ حمایت سنیت و رد و ہایت میں جن کی اصابت رائے کا لوہا

مانا۔ جنہوں نے امام دہلویہ ہند اسماعیل دہلوی کی گمراہی

بے دینی کے خلاف متعدد تحریرات لکھیں اور دھوکہ رو فرمایا۔

یہاں تک کہ کتاب مستطاب ”سیف الجبار المسلول علی الاعداء للابرار“ میں علامہ خیر آبادی

کی جانب سے تکفیر دہلوی پر مشتمل خلاصہ فتویٰ بیان فرمایا۔ اور

اس کے آخر میں یہ تک ذکر فرمایا کہ

[مہرین و دستخط اکثر اعلام کی اس پر ثبت ہوئیں۔ (سیف الجبار ص ۷۶)]

مگر بایں ہمہ حضرت ممدوح نے خود دہلوی پر فتوے کفر نہیں دیا

بلکہ جن علمائے اہلسنت دہلوی کی تحفیر کی ان کے فتوے کو بیان

”دیکھو کیسا بے پردہ دعویٰ ہے پیغمبری کا

— دیکھو کہ شیعہ جو حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ اور ان کی بعض اولاد کرام کو معصوم کہتے ہیں تمام اہلسنت اول سے آخر تک کیسا ان پر طعن کرتے ہیں اور جو شیعہ کی تکفیر کرتے ہیں ایک سبب یہ بھی لکھتے ہیں کہ وہ غیر بنی کو معصوم کہتے ہیں۔ واہ حضرت مرتضیٰ علی کے معصوم ہونے میں یہ کلام — اور سید احمد معصوم صاحب وحی باطنی ہوں اور ہم استاذ پیغمبر کے۔ پھر اس دعویٰ کرنے والے کو جو شیعہ سے اچھا سمجھے وہ سنی نہیں ہے بلکہ نرابے دین اور ختم نبوت کے معنی کا منکر ہے۔“ (سیف ابجبار ص ۵۳)

پھر تیسری خرابی کے تحت فرماتے ہیں

تیسرے لکھا کہ — ”ایک مقام والوں کو مکالمہ اور مسامرہ کا خلعت ملتا“

یعنی اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتے ہیں“ اور لکھا کہ

”گا بے کلام حقیقی میشود“ اور خاص سید احمد کے

حال میں لکھا کہ — ”خدا سے یوں پوچھا اُس طرف سے

ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر یہ حکم ہوا“ (سیف ابجبار ص ۵۳، ۵۴)

عہ مخفی نہ رہے کہ یہ الزام ہے جیسا کہ ”سل السیوف ص ۱۱“ میں الد رالثین شاہ ولی اللہ صاحب مطبع احمدی ص ۵۴ کے حوالہ سے ہے ”الامام عندہم هو المعصوم المفروض طاعته الموحی الیہ وحیا باطنیاً و هذا هو معنی البنی فمذہبہم یستلزم انکار ختم النبوة بقہم اللہ تعالیٰ ترجمہ: رافضیوں کے نزدیک امام وہ ہے کہ معصوم اور اس کی اطاعت فرض اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہے اور یہی معنی بنی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ ان کا برادر کرے“ — ۱۲ منہ

اس کے رد میں حکم تکفیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”اور حال یہ کہ اہلسنت کے عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مکالمہ شفا ہی وحقیقی کا دعویٰ کرنا کفر ہے۔۔۔ شرح عقائد جلالی میں لکھا ہے والظاهر ان التكفير في المسئلة المذكورة بناء على دعوى المكالمة شفاهاً فانه منصب النبوة بل اعلیٰ مراتبها وفيه مخالفة ما هو في ضروریات الدين وهو انه عليه السلام خاتم النبیین عليه افضل صلوة المصلین یعنی جو دعویٰ کرے کہ میں اللہ کو دیکھتا ہوں دنیا میں۔۔۔ اور اللہ مجھ سے باتیں کرتا ہے بالمشافہ۔۔۔ اس کو کافر کہنا اسی سبب سے ہے کہ خدا سے باتیں کرنے بالمشافہ۔۔۔ دعویٰ کیا۔۔۔ کیوں کہ یہ منصب پیغمبری کا ہے۔۔۔ بلکہ پیغمبری کے مرتبوں میں سے بہت بڑا مرتبہ ہے اور اس میں مخالفت ہے اُس بات کی کہ ضروریات دین سے ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ہے۔ شفا میں بیان کلمات کفر میں لکھا ہے وكذا لك من ادعى مجالسة الله تعالى ومكالمة“ (سیف الجبار ص ۵)

پھر فرمایا

”ان فرض اس طرح کی بے وینیاں اُس کتاب میں اول سے آخر تک بہت بھری ہوئی ہیں طول کے لحاظ سے ان تین باتوں پر کفایت

کی۔ بے دینی و گمراہی کے واسطے ایک عقیدے کا فاسد ہونا کافی

ہے۔ (سیف الجبار ص ۵۴)

یعنی دہلوی بکواسوں کو صرف بے دینی و گمراہی قرار دیا کفر صریح نہیں فرمایا
اور نہ ہی ان بکواسوں پر خود دہلوی کی تکفیر کی بلکہ صاف صریح فرمایا

”یہ سب ایک قسم کی بے دینی ہے یعنی خلاف عقائد اہلسنت“ (سیف الجبار ص ۵۴)

علامہ بدایونی قدس سرہ کے ان واضح بیانات سے یہ بات اور بھی ظاہر و واضح ہو جاتی ہے
کہ دہلوی گمراہ ہے۔ بے دین ہے۔ اہلسنت سے خارج، اہلسنت کا مخالف ہے۔
مگر اس کا کفر التزیمی نہیں لہذا علامہ بدایونی نے خود اس کی تکفیر نہیں

فرمائی

حضرت علامہ قاضی عبدالوحید فردوسی علیہ الرحمۃ والرضوان، حضرت تاج الفحول
علامہ شاہ عبدالقادر بدایونی قدس سرہ کے شاگرد رشید ہیں۔ قاضی
صاحب نے امام اہلسنت قدس سرہ کو تمام باطل پرستوں، دین و سنیت کی بیخ کنی کرنے
والے تمام گمراہوں، مرتدوں کے خلاف بلا خوف و لومۃ لائم برسر پیکار دیکھا۔
اپنے نفع و ضرر سے بے غرض، اپنے آرام سے بے نیاز خود کو حمایت دین و
نکایت مفسدین پر وقف کر دینے والا پایا۔ تو خالص لوجہ اللہ دینی
درد کے جذبے سے امام اہلسنت قدس سرہ کی حمایت و اعانت میں سرگرم عمل
ہوئے۔

دہلوی کے متعلق مسلک تفضیل و عدم تکفیر میں قاضی صاحب نے امام اہلسنت

قدس سرہ کی جو موافقت بلکہ اس مسلک کی حمایت و اشاعت فرمائی جس کی تفصیل کتاب مستطاب ”تحقیق جمیل“ میں ہے یہ سب محض اتباع امام یا کسی مذہب یا بے معنی جذبہ کی کار فرمائی نہ تھی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ”سیف الجبار“ المعتمد المنتقد کو کتبہ شہابیہ سل السیوف وغیرہ کتب رد و ہابیہ کو بنظر انصاف دیکھنے والے ہر شخص پر دہلوی اور اس کے کفریات کی یہی حالت منکشف ہوگی۔

قاضی صاحب ممدوح نے بھی ”سیف الجبار“ وغیرہ سے اپنے جد علمی روحانی حضرت علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ کا دہلوی سے متعلق وہی مسلک جانا جواباً اہلسنت قدس سرہ کا ہے اور اسے احتیاط و تحقیق کے موافق پایا۔ لہذا اس کی تائید و حمایت بلکہ نشر و اشاعت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔

ورنہ یہی قاضی صاحب ممدوح ہیں جنہوں نے فرعی مسئلہ میں امام اہلسنت اور حضرت علامہ فضل رسول بدایونی یا حضرت تاج الفحول علامہ شاہ عبدالقادر بدایونی قدس سرہ کے ارشادات و احکام میں تعارض سمجھا تو بر ملا استفسار فرمایا۔ اور امام اہلسنت سے دافع تعارض جواب شافی پایا جس کی نظیریں العطا یا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ دواز دہم ص ۱۶۳، ۱۶۴ میں شرح کلام علماء کے زیر عنوان موجود و مطبوع ہیں۔

اس استفسار میں بھی حق اور دین قاضی صاحب ممدوح کے پیش نظر تھا۔ یہ استفسار اُن جاہلان بے خرد کی طرح نہ تھا جو ”تحقیق الفتویٰ“ کو آڑ بنا کر مسلک امام اہلسنت پر _____ نہیں نہیں

بلکہ _____ ہزار ہائے دین محتاطین متکلمین کے مسلک

احوط و انسب پر حملہ کرتے _____ اس میں طرح طرح سے اپنی جہالت و
 بلا دت کا مظاہرہ کرتے _____ اور شدید سے شدید مسئلے میں
 گرتے پڑتے ہیں _____ اور پھر خود کو سنی کہتے اور دعویٰ علم و دیانت
 کرتے نہیں شرماتے _____ کیا دیکھتے نہیں کہ دہلوی فتنہ کے رہنما ہو کر
 علامہ خیر آبادی علیہ الرحمۃ اسی ”تحقیق الفتویٰ“ میں اہل ایمان کی حالت کیا بیان
 فرماتے ہیں

”جب قائل مذکور کی اس گفتگو (اس شہنشاہ کی تو یہ شان)
 سے حضور سید الاولین و الآخین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
 شان میں اس کا دلی عقیدہ ظاہر ہوا اور مخلص ایمان داروں کے
 دلوں میں اس کے ایمان کے بارے میں شبہ واقع ہو گیا“ (تحقیق الفتویٰ ص ۱۲)
 یعنی دہلوی کفریہ کو سن کر دہلوی اہل ایمان کی نظروں میں مشکوک ہو گیا _____
 اہل ایمان اسے مومن نہیں کہہ پاتے تھے اور ظاہر ہے کہ کافر بھی نہیں کہہ پاتے
 کہ شک استواء طرفین کو کہتے ہیں اور پھر ایسے لوگوں کو علامہ خیر آبادی نہ صرف مسلمان بلکہ
 مخلص ایماندار فرماتے ہیں

لفظ التزام کا شور بے معنی برپا کرنے والوں سے کیا کموں _____ لازم و
 التزام میں امتیاز تبیین و تعین میں فرق و اقفان معافی صاحبان بصیرت کا حصہ ہے
 ظاہر و مشاہد کو دیکھنے میں جن کی بصارت ناکارہ اور کل سرمایہ جن کا تقلید کو را نہ ہے

وہ کسی بولی میں تاویل بعید بعد احتمال ضعیف نہ جائیں تو اس سے انقلابِ ماہیت نہ ہو جائے گا۔ اور ظاہر و متبہن، ظہور و تبہن سے نکل کر صریح و متعین نہ ہو جائیں گے

کو چپٹوں کا عصائے تخمینہ "تحقیق الفتویٰ" مترجم میں ہر کہ در کفر و شکِ آرد الخ کے اردو ترجمہ پر تو پڑتا ہے مگر دہلوی عبارات پر وہ کس طرح سے آیا ٹٹولتے پھرتے ہیں کچھ پتہ نہیں چلتا۔ سچی طلب حق، قدر دین، فکر آخرت تو بے نہیں کہ راہ پائیں۔ گمراہانہ استفسار تاویل سے باز آئیں۔ اعتراض کفر مال سے ہاتھ اٹھائیں۔ اپنے عدم علم احتمال کو عدم احتمال کی دلیل نہ بنائیں۔ چشم انصاف وا کریں تو خاص مقام حکم میں دکھیں۔ "براستخفاف اشتغال و دلالت وارد" مختصراً (تحقیق الفتویٰ بحوالہ سیف الجبار ص ۶) اگر الصیغ یفوق الدلالة حقیقت بلا ارتباب ہے تو اس دلالت کے لیے الدلالة دون الصیحة کی تسلیم میں کیا پیچ و تاب ہے۔ نیز اسی مقام میں "تاویلات و دراز کار" (تحقیق الفتویٰ بحوالہ سیف الجبار ص ۶)

پر نظر ڈالیں کہ دہلوی عبارات میں تاویل بعید بعد احتمال ضعیف کی گنجائش کا پتہ دیتا ہے ورنہ متعین کو تاویلات و دراز کار سے کیا علاقہ؟ الموت الاحمر میں فرمایا "مقدمہ ۱۔ تاویل تین قسم ہے قریب بعید متعذر کمافی منتہی السؤل و فصول البدائع وغیرہا۔ ثالث حقیقۃً تاویل نہیں تحویل ہے باعتبار زعم مرتکب یا تجریداً اس پر بھی اطلاق ہے

قول علماء لا يقبل التأويل في الضروری میں ضروری

مراد کہ ضروری میں غیر متعذر متعذر یہی معنی تاویل متعین میں متعین۔

ورنہ متعین نہ ہو ہاں متعین میں سب قسمیں ممکن۔ (الموت الاحمرۃ)

حکم تحقیق الفتویٰ اور کف لسان امام الہدایت سے دفع تعارض غایت یہ کہ ایک سوال تھا

جس کی حقیقت کسی صحیح العقیدہ مسلمان سنی کے لیے وسوسہ سے زیادہ نہیں ہو سکتی تھی

اس پر یہ طومار باندھنا اور اپنے پاؤں میں تیشہ زنی کو _____ عرب و عجم کے

معتد _____ امام مستند _____ یادگار سلف _____

حجۃ خلف _____ وارث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

_____ معجزہ رحمۃ للعالمین _____ ظل صداقت صدیقی

_____ پر تو جلالت فاروقی _____ عکس لیلنت عثمانی

_____ لمحہ شجاعت مرتضوی _____ اعلیٰ حضرت

عظیم البرکت مجدد دین و ملت _____ عالم یکتا، حقیقت رسا، علامہ زین

باطل شکن _____ شاہ احمد رضا _____ رضی اللہ تعالیٰ

عنه و عنا رضاه _____ پر منہ آنا _____ یہ علم ہے؟

دین ہے؟ _____ دیانت ہے؟ _____ یا جہالت و حماقت ہے

_____ بد دینی و بد مذہبی ہے _____ غواہیت و

ضلالت ہے _____

انتخاب صاحب اور ان کے ہم نوا، ہم صدا، ہم خیال یا نظائر و امثال اب بھی

نظر انصاف سے کام لیں ہو اکی تقلید کو رانہ چھوڑیں ——— ظلمت کے دلدل سے
نکلنے اور اپنا دین سنبھالنے کی فکر کریں ———

مَنْ لَمْ يَجْعَلِ لِلَّهِ لَهُ نُورًا فَمَالَهُ مِنَ النُّورِ (پ ۵) جسے اللہ نور نہ دے اس کے لیے کہیں نور نہیں۔
سے ڈریں تو

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (پ ۵ ع) اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں
نور کی طرف نکالتا ہے۔

کی تجلی کا ظہور ہوا اور
وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (پ ۵ ع) اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی
ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔

کا مشرودہ ملے

دہلوی کے اقوال کفر تبیین ہیں لزومی ہیں ——— یہ حق و حقیقت ہے
اکابر علمائے اہلسنت اسی کے موافق حتیٰ کہ ”تحقیق الفتویٰ“ اسی پر ناطق ———
لہذا باجماع علماء سنت دہلوی کی ضلالت و بددینی یقینی ہے ہاں اس کی
تکفیر سے کف لسان بلاشبہ مسلک کلامی ہے

حضرت ایٹاذ محترم علامہ شاہ مفتی کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی
مدظلہ النورانی نے ”تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل“ میں نہایت سلیس
بامعنی اور محققانہ پیرایہ میں اسے تحریر فرمایا ہے ——— ساتھ ہی ساتھ ضمناً

کئی علمی و دینی مسائل بھی بڑی نفاست و دقیقہ سنجی سے بیان فرمائے ہیں جو حضرت

جیسے اپنے برگزیدہ بندوں کے برکاتِ انفاس سے دو جہان میں بہرہ ور فرمائے آمین
 یا ارحم الراحمین بجا احبیبک رحمۃ للعلمین صل وسلم وبارک علیہ وعلی
 آلہ وصحبہ وحزبہ وابنہ اجمعین الی یوم الدین واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین
 اسرار احمد نوری

نوری دارالافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدرالاسلام مانا پار بہریا

ڈاکنی نہ حسین آباد گرنٹ ضلع بڑا پور (یوپی) ۲۰۱۶۰۴

۱۹ شوال المکرم ۱۴۲۲ھ مطابق ۴ جنوری ۲۰۰۲ء جمعہ مبارکہ

استفسار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المذاک یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ المذاک
یا غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ المذاک مسلک اعلیٰ حضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) زندہ باد
۱۸ جمادی الآخرہ ۱۴۲۲ھ ۷ ستمبر ۲۰۰۱ء

محترم مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نوری دارالافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت
ہدرالاسلام بہریا۔ حسین آباد، ضلع بڑا پور (یوپی) السلام علیکم
کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و فقہائے عظام مسئلہ ذیل میں کہ زید کہتا ہے کہ علامہ
فضل حق خیر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسماعیل دہلوی کو شفاعت کا انکار کرنے کی بنا پر
کفر کا فتویٰ دیا۔ بحوالہ اس بیہودہ کلام کا قائل از روئے شریعت کافر اور بے دین ہے
اور ہرگز مسلمان نہیں ہے اور شرعاً اس کا حکم قتل اور کفر ہے۔ جو شخص اس کے کفر میں شک
ترو دلائے یا اس استخفاف کو معمولی جانے کا فروغ دین ہے اور نامسلمان و لعین ہے۔
(تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ صفحہ ۲۴۷۔ افادات = امام حکمت و کلام علامہ محمد فضل حق خیر آبادی قدس سرہ
الغزیرہ ترجمہ و تحقیق = محقق عصر مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ لاہور، پاکستان
ناشر اول = شاہ عبدالحق محدث دہلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اکیڈمی۔ دارالعلوم مظہریہ امدادیہ (بندیل)
(سرگودھا۔ پاکستان) ناشر دوم = دائرۃ المعارف الامجدیہ۔ قادری منزل، گھوسی، اعظم گڑھ
یوپی) جو کفر التزائم کے اعتبار سے ہے۔ اس کے برعکس (امام) احمد رضا بریلوی
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا۔ ”عرض = اسماعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیے؟“
ارشاد = میرا مسلک یہ ہے کہ وہ زید کی طرح ہے۔ اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے
اور خود کہیں گے نہیں“ (الملفوظ کامل حصہ اول صفحہ ۱۱۷۔ تصنیف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا)

فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ = مؤلفہ و مرتبہ = حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ناشر = قادری کتاب گھر۔ نزد نومحکمہ مسجد، بریلی شریف، یوپی (نیز فرمایا
 دو علمائے محتاطین انہیں (اسماعیل دہلوی اور اس کے متبعین کو) کافر نہ کہیں) (تمہید ایمان)
 مؤلفہ = اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز ناشر مکتبہ جام نور
 ۴۲۲، میا محل جامع مسجد دہلی ۷)

اور زید لکھتا ہے کہ دو اسماعیل دہلوی کا کفر، کفر التزانی ہے۔ جو اس کی تکفیر
 نہ کرے یا اس تکفیر کو نہ مانے تو وہ تکفیر نہ کرنے یا نہ ماننے کی وجہ سے کافر اور خارج
 از اسلام ہے۔

نیز زید لکھتا ہے کہ دو اسماعیل دہلوی جیسے گستاخ رسول کو اکابرین اہلسنت
 کافر اور واجب القتل لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اسماعیل دہلوی کے کافر ہونے میں
 جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (امام) احمد رضا بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے
 اسماعیل دہلوی کی تکفیر نہ کر کے جیسا کہ تمہید ایمان و الملفوظ سے ظاہر ہے اپنا ایمان رشتہ
 توڑ لیا ہے۔ (معاذ اللہ) — مذکورہ بالا اعتراضات و بیانات کا آپ مدلل اور مفصل مع حوالہ
 شریعت مطہر کی روشنی میں جواب بیان فرمائیں۔ نیز یہ بھی بیان فرمائیں کہ زید پر احکام شریعہ کیا ہوں گے؟
 آپے مؤذبا گذارش ہے کہ جلد سے جلد جواب بیان فرما کر عند اللہ باجور ہوں بینوا توجروا
 المستفتی

صدر و اراکین انجمن رضا حبیب A-12/2622/2، ہترالی اسٹریٹ، نزد تہران مسجد
 رزدرپورا، سورت - 395002، گجرات

الجواب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنَارَ مَنَارَ أَنْوَارِ الدِّينِ بِجَمَالِ فَضْلِ رَسُولِ مُبِينٍ
 ساری خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جس نے فضل رسول کے جمال روشن سے دین کے منارہ نور روشن
 فَلَا حَ فَلَاحُ الْمُسْتَرْشِدِينَ وَأَعْلَى أَعْلَامَ مَعَالِمِ الْيَقِينِ بِجَلَالِ ثَقَاتِ
 فرمائے تو طالبان ہدایت کی کامیابی کا ستارہ چمک اٹھا اور نقی علی (بلند رتبہ پاکیزہ محبوب) کی عظمت با تمکین
 عَلَى مَلِكِينَ فَسَدَ فَسَادُ الْمُفْسِدِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
 ہے سرچشمائے یقین کے جھنڈے بلند فرمائے تو فساد انگیزوں کی راہ فساد مسدود ہو گئی۔ اللہ پاک
 وَابْنِهِ وَحَزْبِهِ وَعِيَالِهِ قَدْ رَحُّنِهِ وَجَمَالِهِ وَجَاهِهِ وَجَلَالِهِ وَجُودِهِ
 اس محبوب پر اور ان کے آل و اصحاب و فرزند و گروہ و عیال پر تا قیامت ان کے حسن و جمال و وجاہت و
 وَتَوَالِهِ وَجَدَاهُ وَإِفْضَالِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَعَلَيْنَا بِهِمْ وَفِيهِمْ وَلَهُمْ
 عزت و جود و کرم و نوازش و احسان کے برابر رحمت اتارے اور ان نفوس قدسیہ کے ساتھ انہیں کے جہر مٹیں
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ آمِينَ ۝
 انہیں کے صدف ہم پر بھی۔ اے ارحم الراحمین ایسا ہی کر۔

مستفتیانِ اہلسنت وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رب عزوجل فرماتا ہے

خوشخبری دو میرے ان بندوں کو جو	فَبَشِّرْ عِبَادِ ۚ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ
کان لگا کر بات سنتے پھر سب میں بہتر	الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ

عہ یہ خطبہ امام اہلسنت قدس سرہ کے خطبہ ”المتن العتمہ“ سے تبرکاً اقتباس ہے۔ ۱۲ منہ

الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ
هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝
(پ ۳۳ ع ۱)

کی پیروی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو
اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اور یہی
عقل والے ہیں۔

ہماری کیا حقیقت ہے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مخالفین کے چند
طریقے رہے

پہلا طریقہ سرے سے بات نہ سنانا

لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا
فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَبُونَ ۝ (پ ۲۳ ع ۱)

یہ قرآن سنو ہی نہیں اور اس میں غلب
کرو شاید تم غالب آؤ۔

دوسرا طریقہ سن کر دشمنی میں جھٹلا دینا

إِن أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ۝ (پ ۲۳ ع ۱)

تم تو نہیں مگر جھوٹے۔

تیسرا طریقہ اعلان حق میں کوئی غرض و مطلب بتانا

إِنَّ هَٰذَا الشَّيْءُ مُرَادٌ ۝ (پ ۲۳ ع ۱)

اس میں تو ضرور کچھ مطلب ہے۔

چوتھا طریقہ باطل کے ذریعہ حق کی مخالفت اور حق کا مقابلہ کرنا

وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ
لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا
آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا ۝ (پ ۲۳ ع ۱)

کافر باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں کہ اس
حق کو زائل کر دیں اور انھوں نے میری
آیتوں اور ڈراؤوں کو ہنسی بنالیا ہے۔

مسلمان پر فرض ہے کہ ان سب باطل طریقوں سے پرہیز کرے اور دور رہے اور

اس طریقہ پر عمل پیرا ہو جو رب عزوجل نے پہلی آیت بشارت میں بتایا۔ ہر تعصب و طرفداری

سے خالی الذہن ہو کر کان لگا کر بات سُننے جو حق پائے دل نشین کر لے تاکہ بارگاہِ ربِّ العزت کی ہدایت کا دانشمندی کا خطاب ملے۔

صاحب تحقیق الفتویٰ علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ نے جنہیں زید بے قید بے بصارت اپنے مدعائے باطل کے لیے براہِ غلط بطور جہالت اپنا مُستند بنائے ہوئے ہے۔ کتاب مستطاب ”المعتقد المنتقد“ پر جو تقریظ لکھی اس تقریظ میں مؤلف کتاب سیف مسلول حضرت علامہ مولانا فضل رسول بدایونی قدس سرہ النورانی کو

ہمارے سردار نہایت باوقار جن کی
سیرت و بلندی نظرنیز فضل و کرم و سیادت
حیران کن روزگار شہادت سے برکنار۔

مولانا الاودع الاروع الاورع
(معتقد منتقد ص ۱۲۷)

♦ ♦ ♦ ♦ ♦

فرمایا

معاصرت وجہ منافرت ہوتی ہے مگر علامہ بدایونی کا مقام علم و فضل وہ ہے کہ علامہ خیر آبادی نے انہیں

بلند رتبہ

الْفَارِعُ

فرمایا

علمائے معاصرین پر فوقیت لے جانے والے

الْمُتَفَرِّعُ

فرمایا

خوف و خشیت ربّانی جو مفتی کے لیے اہم شرائط سے ہے اس سے ان کی تعریف کی اور انہیں
النَّصَّارِعُ الْمُتَضَرِّعُ

خدا سے ڈر کر اس کے حضور جھکنے گڑ گڑانے والے

فرمایا

ان کی پاکیزہ سیرت اور مشکلات علوم میں تعمق نظر کو یوں سراہا

ذو المناقب الشواقب الجلیلة والانظار
الشواقب الدقیقة۔
بڑے عمدہ اوصاف کے مالک، فقہ و کلام
وغیرہ علوم میں بلند و باریک نظر کے حامل۔

ان کے دائرہ علم و فضل کی وسعت کو یوں بیان فرمایا

الجامع بین العلوم العقلیة والنقلیة
ومعارف الشریعة والحقیقة۔
علوم نقلیہ و فنون عقلیہ کے جامع
علوم شریعت و حقیقت کے سنگم۔

ان کی بلند ہمتی کا یوں نقشہ کھینچا

طَلَّاعُ الشَّائِیَا وَالنَّجَادِ
بڑے بڑے اُمور کا فاتحانہ قصد فرمانے والے۔

پھر فرمایا

ذَائِعُ الصَّیْبِ فِی انْجَادِ الْحَقِّ وَفَلَّ
قَرْنَ طَلْعِ مِنَ النَّجْدِ فِی الْاَغْوَارِ
وَالانْجَادِ
حق کی حمایت کرنے اور نجد سے اُبھری
سنگت کو ہر نشیب و فراز میں شکست
دینے میں جن کی اصابت رائے کا چرچا

(مستقد مستقد ص ۷)

پھیلا ہوا ہے۔

یعنی حمایت سُنَّیت اور رَدِّ وہابیت میں جن کے نظریے، جن کی رائے کی درستگی کو قبولیت عامہ
حاصل ہوئی اور وہابیہ نے ہر میدان میں ان سے شکست کھائی

پھر متعدد اوصاف گنائے اور فرمایا

الْعَرِیْفُ الْعَرِیْفُ الشَّرِیْفُ الْغَطْرِیْفُ
عالم علامہ ذی شرف، سردار باصفائے

تابندہ -

الصفی الحنفی

نیز الحنفی کہا الحنفی فرمایا یعنی بڑے عقلمند اور علوم و فنون خصوصاً فقہ و کلام سے پوری طرح آگاہ، مولانا مولوی فضل رسول قادری حنفی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نیز خود کتاب مستطاب "المعتقد المنتقد" جس کے بارے میں صراحت فرمایا

فقد طالعت الرسالة - (منتقد مشفق) | بیشک میں نے یہ رسالہ پڑھا۔

اس کو یوں سراہا

یہ رسالہ مختصر ہونے کے باوجود سچے
عقیدوں کا خزانہ اور سیاہ باطنوں کے
مکر و فریب کے لیے تازیانہ ہے۔

ہی مع وجاز تھا جامع لحقائق
العقائد دافع لمکائد اہل
الحقائد - (منتقد مشفق)

یعنی اہلسنت کے تمام عقائد حقہ اس کے دامن میں جلوہ گر ہیں اور عقائد حقہ کے خلاف باطل پرست جو بھی عیاری و مکاری کرتے ہیں ان سب کا رد اس میں موجود ہے۔ علامہ خیر آبادی یہ اس وقت فرما رہے ہیں جب کہ "المعتقد المنتقد" کے تمام بیانات آپ کے پیش نظر ہیں چنانچہ آگے صاف صراحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

پورا رسالہ حق خالص کا صاف اظہار
بیان اور مقامات رشد و ہدٰی کی
واضح نشاندہی ہے۔

کلمات بیان و اصراح للحق
الاصراح و تبیین لا وضاع الہدی
و ایضاح - (منتقد مشفق)

رسالے کے کلمات میں جو دریائے معانی موجزن ہے جس میں شنواری ہر کس و ناکس کے
بس کی بات نہیں۔ اس سے پردہ اٹھاتے ہوئے فرماتے ہیں

رسالے کی عبارات فصیحہ میں کافی غور و
خوض کر کے آگاہی حاصل کرنے والے
کی آگاہی حق کے روئے روشن کی نورانیت
کو صاف آجا کر کر دیتی اور ظلمت باطل کے
اندھیر کو رسوا و بے نقاب کر دیتی ہے۔

طلاع مطالع عباراتھا الفصاح
لصبح الحق الصابح اصباح
وافصاح وظلام ظلم
المبطل كشف وفضاح
(معتقد متقدم ص ۳)

پھر اہل علم کے لیے المعتقد کی قدر و قیمت و اہمیت کو واضح کیا چنانچہ فرمایا

رسالے میں نئے نئے اسلوب میں سوچ سوچ کر
نہیں بلکہ فی البدیہہ جو کلمات لئے ہیں ان کی تعارض
سے برکنار باہمی مواظقت اور آپس میں ایک دوسرے
کے لیے مؤید ہونا بیمار ذہنوں کے لیے شفا ہے کہ
وہ دلوں میں حق خالص کو جلوہ دیتا ہے اور
فساد انگیزوں کے لیے کاٹ ہے 'مار ہے'
وارجگر شکاف ہے۔

وتلائم الكلم التي سردت
فيها بالاقتراح الامم للقرايح
بالهام الحق القراح وكلهم وقرح
وجرح لمن اجترح الافساد
والاستجراح - (معتقد متقدم ص ۳)

پھر کہا اور کیا خوب کہا رسالے کے ذریعہ مرشد و سبب ہدایت ہونے کا کس
شان سے اعلان فرمایا

یہ مبارک رسالہ چاہ عمیق ضلالت کے
افتادہ کو مسلک اہلسنت کا منارہ نور
دکھلاتا اور نہایت تشنہ باطن کو
شریعت روشن کے خوشگوار چشمہ سے
سیراب کرتا ہے۔

يهتدى بها الضليل الى سنن
اهل السنة السنية ويرتوى
بها الغليل من شريعة
الشريعة البيضاء الهنية
(معتقد متقدم ص ۳)

پھر فرمایا

قد فصّح بها الفرق الفرق بين
العقائد الحقّة الدينيّة وبين
اباطيل الفرق الدنيّة وافتضح
بها عوار الاعمور الردية من
المعتزلة والنجدية (معتقد مشفقہ)

اس رسالے سے دین کے برحق عقیدوں
اور رذیل فرقوں کی باطل باتوں کے
درمیان قائم خط امتیاز کی ضیا چمک اٹھی
اور رذیل کو رد لان معتزلہ و نجدیہ کے
معايب مذہب کا پردہ فاش ہو گیا۔

یعنی اس رسالے نے دودھ کا دودھ، پانی کا پانی کر دکھایا اور حق کے روئے روشن پر
باطل کا ذرہ برابر گرد و غبار نہ رہنے دیا۔ باطل کو حق سے صاف جدا کر کے باطل کے
خباثت کو بے نقاب کر دیا۔ آگے فرماتے ہیں

فاذا قد نجد بها الحق نجودا
تركت كل نجدى منكودا
منجودا بل هالكا منجودا
(معتقد مشفقہ ص ۴۴)

اس لیے کہ حق جب اس سے خوب روشن
ہو گیا تو سارے نجدیہ ایسے سرنگوں
رہ گئے کہ ہاتھ میں کاسہ گدائی لیے پھرتے
ہیں اور بھیک تک نہیں ملتی، نہیں نہیں
بلکہ نجدیہ سرے سے نیست و نابود اور
تباہ و برباد ہو کر رہ گئے۔

رسالے کی حق گوئی و بے باکی ایسی ہے کہ

يجد عليها كل من بغى
وطغى وجد ا۔

جادہ حق سے برگشتہ ہر سرکش اس
رسالے پر بہت پھنکارے گا۔

”المعتقد المنتقد“ دیکھے جس کی اور جس کے مصنف کی مدح میں علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ رطب اللسان ہیں ”المعتقد المنتقد“ میں علامہ بدایونی قدس سرہ النورانی نے ایک مقام پر تفویت دہلوی کی بکواس کا کچھ حصہ نقل کرتے ہوئے لکھا کہ

”کبیر النجدیة فی (تفویة الایمان) مثله سبحانه بسلطان یرحم علی سارق لم یجعل السرقة صنعة بل صدر عنه من شامة النفس وهونادم علیه خائف لیلًا ونهارًا، لکن السلطان نظر الی قانون السلطنة لا یقدر علی العفو عنه بلا سبب لئلا ینتقص قدر حکمه فی قلوب الناس انتهى“ (معتقد منتقد ص ۹۲)

پھر شفاعت کے بیان میں کچھ زیادہ حصہ اس کی بکواس کا نقل کیا تو لکھا

”فصرح عمادهم فی (تفویة الایمان) بتمثیل ان السارق ثبت علیه السرقة لکن لیس سارقا علی الدوام ولم یجعل السرقة صنيعه لكنه صار القصور من شامة النفس فهونادم علیه ویخاف لیلًا ونهارًا ویضع قانون السلطان علی راسه وعینه ویفهم نفسه من اهل التقصیر ومستوجب الجزاء ولا یطلب جوار امیر و وزیر فرارًا من السلطان ولا یظهر حمایة احد فی مقابلته واللیل والنهار یری وجهه فقط انه ما یحکم فی حق فالسلطان بمشاهدته حاله علی هذا المنوال یرحم علیه ولكن نظر الی قانون السلطنة لا یقدر علی العفو عنه بلا سبب لئلا ینقص قدر حکمه فی قلوب الناس فواحد من الامراء والوزراء بعد ادراك ان

هذا مرضى السلطان يشفع له والسلطان لزيادة عزته في الظاهر
باسم شفاعته يعفو عنه هذا هو الشفاعة باذن وهذا القسم يمكن
في جنبه تعالى وكل نبى وولى ذكر شفاعته في القرآن والحديث
فهذه معناه انتهى ملخصاً مترجماً ۛ (معتقد مستقصى ۱۳/۱۳)

پہلے مقام پر رد کرتے ہوئے آخر میں فرمایا

تفصيل مافيه من الخبط والضللال
والخط بالاعتزال مذکور
فی رسائلنا۔
(معتقد مستقصى ۹۲)

اس عبارت میں جو خبط و گمراہی ہے
اور گمراہ معتزلیوں کے عقیدے سے
جو خلط ملط ہے اس کی تفصیل ہمارے
رسائل میں مذکور ہے۔

اور دوسرے مقام پر وہابیہ کا رد کرتے ہوئے فرمایا

وفي تخصيص الشفاعة بالتائبين
والنادمين المخصوصين بالخصوصيات
المذكورة الذين كانهم النجديّة
مخالفة صريحة لاهل السنة و
موافقة للمعتزلة وقوله فلا يقدر
على العفو عنه بلا سبب غلوفي
الاعتزال وما بعده زائد عليه
في الضلال ولما ظهر بما ذكرنا

گناہ سے تائب گناہ پر نادم جنہیں خصوصیت
مذکورہ سے مخصوص ٹھہرایا گیا کہ ان اوصاف
کے حامل یہ نجدیہ ہی ہیں ان کے ساتھ
شفاعت کو خاص ٹھہرانے میں اہلسنت کی
صریح مخالفت اور معتزلہ کی موافقت ہے
اور دہلوی کا یہ کہنا کہ ”بے سبب درگذر
نہیں کر سکتا“ اعتزال کے مسلک ضلال
میں غلو ہے اور اس کے بعد جو بکواس ہے

وہ اس سے زیادہ گمراہی ہے۔ جب ہمارے
بیان سے ظاہر ہو گیا کہ نجدیہ اس
عقیدہ شفاعت میں اہلسنت کے مخالف
ہیں تو تقویت دہلوی کی بکواس میں جو
گمراہی اور گمراہ گری ہے اس کی تفصیل کی
حاجت نہیں۔

مخالفة النجدية في هذه العقيدة
لاهل السنة لاحاجة الى
تفصيل ما فيه من الضلال
والتضليل -

(معتقد مستقر ص ۱۳۱، ۱۳۲)

♦ ♦ ♦ ♦ ♦

اس میں مخالفة صریحہ لاهل السنة دیکھے موافقہ للمعتزلة دیکھے غلو
فی الاعتزال دیکھے زائد علیہ فی الضلال دیکھے الضلال والتضليل دیکھے الضلال
والخلط بالاعتزال دیکھے یہ بھی دیکھے کہ اذنا ب دہلوی کے لایقدر کو لايفعل بنانے پر
بھی امام اہلسنت قدس سرہ نے حاشیہ میں کیا فرمایا

وہ اب بھی جیسا کہ پیش نظر ہے گمراہی اور
اعتزال سے خالی نہیں۔

وهو بعد كما ترى لا يخلو عن
ضلال واعتزال - (المستند العقيدة حاشیہ مستقر مستقر ص ۱۳۱)

اسی طرح حضرت محدث سورتی علامہ وصی احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ نے وہابیہ کے
انکار شفاعت کو ضلالت و گمراہی کہا فرماتے ہیں

” امور مذکورہ فی السؤال اکثر صرف حد گمراہی اور ضلالت تک ہیں “

(انصار شریعت ص ۷)

یہ بالتفصیل آگے ص ۴۳، ۴۴، ۴۵ پر آتا ہے۔

خود تحقیق الفتویٰ میں علامہ خیر آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

”بارگاہِ الہی میں ایک شخص کے دوسرے شخص کے لیے شفاعت کرنے اور دعا کرنے میں کوئی فرق نہیں، جن کا معنی ایک ہے (ص ۷۸) احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے کہ انبیاء و صالحین کی دعائیں (عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ) عامۃ الناس اور خطاکاروں کی نسبت زیادہ قبول ہوتی ہیں اور حصولِ مدعا کا اکثر سبب بنتی ہیں اس امر کی حقیقت کا انکار بھی کُفر اور زندگی کی طرف لے جائے گا اور حقیقت نبوت و ولایت کے انکار تک پہنچا دے گا، (تحقیق الفتویٰ ص ۷۹-۸۰)

اب تفسیر کبیر کے یہ الفاظ

معلوم ہے کہ اس دروازے کا کھولنا	معلوم ان فتح هذا الباب يفضي
قرآن مجید اور تمام شریعت میں طعن تک	الى الطعن في القرآن وكل
لے جائے گا۔	الشریعة (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۳)

اور شفا شریف کے یہ الفاظ

جنہوں نے مالِ مقال اور لازم سخن کی	من قال بالمال لما يودی
طرف نظر کی اس لیے کہ قول قائلین مال	اليه قوله فكانهم صرحوا
تک پہنچا رہا ہے تو انہوں نے حکم کفر دیا	عنده بما ادى اليه قولهم

عہ فتاویٰ میں تفسیر کبیر سے منقول متعلقہ زائد عبارت: الخبرا اذا جاوز على الله الخلف فيه فقد جاوز الكذب على الله تعالى وهذا خطأ عظيم بل يقرب من ان يكون كفرا فان العقلاء اجمعوا على انه تعالى منزلة عن الكذب ومعلوم ان فتح هذا الباب يفضي الى الطعن في القرآن وكل الشريعة اه ملخصاً (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۴) ۱۲ منہ

مختصراً -

(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۲۲)

گویا ان کے نزدیک قائلین نے اس
مال کی تصریح کر دی جس کی طرف ان قائلین کا
سخن موڑی تھا۔

ملاحظہ کرے اور انہیں آئینہ بنا کر الفاظ ”تحقیق الفتویٰ مترجم“

”اس امر کی حقیقت کا انکار بھی کُفر و زندقہ کی طرف لے جائے گا اور

درحقیقت نبوت و ولایت کے انکار تک پہنچا دے گا۔“

میں غور کرے اور یفرضی، یؤدی لے جائے گا، پہنچا دے گا پر نظر غائر ڈالے اور نسخہ ”شفا“

سے استفادہ کرے تاکہ شفا پائے ورنہ اپنے اس ادعا کو کہ

”علامہ خیر آبادی نے دہلوی کو شفاعت کا انکار کرنے کی بنا پر کُفر کا فتویٰ دیا۔“

بیٹھ کر روئے۔

خیر زید صاحب کو ان کے ادعائے جہالت پر یہ صاف و واضح گاف منع و تنبیہ

کرنے کے بعد ہم آگے بڑھیں اور جہالت و منشاء ضلالت کے آئندہ شاخسانوں کے

پر کترنے کے لیے شہباز المعتقد المنتقد و الاستمداد علی الجیاد ^{۱۳۴} ^{۱۳۵} ^{۱۳۶}

اور تحقیق الفتویٰ سے استمداد و استناد کی طرف عنانِ قلم کا رخ کریں المعتقد المنتقد ^{۱۳۷} ^{۱۳۸}

میں اگر ہے کہ

فانكار الوجاهة

والمحبة مخالفة صريحة

للآيات الكريمة -

خدائے تعالیٰ کے نزدیک حضراتِ انبیاء

و اولیاء علی الانبیاء و علیہم الصلوة والسلام

کے محبوب ہونے اور وجہِ مباہرت ہونے کا

(معتقد مستند ص ۱۳۱)

انکار قرآن کریم کی آیات کی صریح مخالفت ہے

تو یہ انکار صراحتہ مفاد کلام دہلوی نہیں۔ "الاستمداد" میں اسی کا اشعار کیا کہ دو شیخ احتمال دکھا کر ایک کو کفر دوسرے کو ضلال کہا چنانچہ زیر تکمیل ۱۵ فرمایا

"مسلمانوں کے ایمان میں انبیاء و حضور سید الانبیاء علیہم وعلیہم افضل الصلوة والثناء ضرور شفیع ہیں اور ضرور بارگاہ الہی میں ان کے لیے عظیم وجاہت ہے اور ضرور ان کی وجاہت کے سبب ان کی سفارش قبول ہے جو وہاں وجاہت نہیں رکھتا اس کا کیا منہ کہ کسی کی سفارش کر سکے۔ ان کی وجاہت کا انکار کفر اور اس کے سبب ان کی شفاعت کا قبول نہ ماننا ضلال ہے۔" (الاستمداد ص ۱۱۱)

پھر زیر تکمیل ۱۶ فرمایا

"مسلمانوں کے ایمان میں انبیاء و حضور سید الانبیاء علیہم وعلیہم افضل الصلوة والثناء ضرور محبوب ہیں ان کے غلام تک محبوب ہیں

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ	اے محبوب تم فرما دو کہ اگر خدا سے
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ	محبت رکھتے ہو تو میرے غلام ہو جاؤ
(پ ۵)	اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے۔

اور ضرور ان کی محبوبیت کے سبب ان کی سفارش قبول ہے ان کی محبوبیت کا

انکار کفر اور اس کے سبب ان کی شفاعت کا قبول نہ ماننا ضلال ہے۔" مختصر الاستمداد ص ۱۱۲

خود تحقیق لفتویٰ میں علامہ خیر آبادی کلام دہلوی میں یہی دو احتمال کفر و ضلال دکھاتے ہیں کہ "یہ قائل جو بارگاہ الہی میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیاء

واولیاء کی شفاعتِ مجتبیٰ کی نفی کرتا ہے، دو حال سے خالی نہیں، یا تو اس کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیاء واولیاء سے مجتبیٰ ہی نہیں، شفاعتِ مجتبیٰ کیسے متحقق ہوگی، یہ کفر صریح ہے اور نصوص قطعیہ و احادیث صحیحہ کا انکار ہے، یا مجتبیٰ کو قبول شفاعت کا سبب نہیں مانتا، یہ عقیدہ بھی نصوص صریحہ اور احادیث صحیحہ کے انکار تک لے جائے گا۔“ (تحقیق الفتویٰ ص ۱۳۹)

علامہ خیر آبادی کی اسی تعبیر کے آئینے میں یہ مواخذہ بھی دیکھ لیجیے جو انھوں نے دہلوی کے شفاعت بالوجاہت کا انکار کرنے پر فرمایا ہے کہ

”گناہ گاروں کی نجات کے لیے حضراتِ انبیاء واولیاء و ملئکہ و مشائخ کی شفاعت مقبول ہے اور اس مقبولیت کا سبب وہ قدر و منزلت و وجاہت ہے جو بارگاہِ الہی میں ان حضرات کو حاصل ہے تو گناہ گاروں کی نجات کے لیے ان حضرات کی شفاعت کے سبب ہونے کا انکار بارگاہِ الہی میں ان حضرات کی قدر و منزلت و وجاہت کا انکار ہے۔“

مترجم (تحقیق الفتویٰ) مقام ثالث زیر وجہ اول ص ۱۸۳

دہلوی کے انکار وجاہت کا لزوماً ہونا اس سے صاف عیاں ہے اور ذی علم ذی فہم کے لیے مقام، مقام حفظ و ضبط ہے کہ علامہ اس کے بعد معاف فرما گئے ہیں

۵ اگر یہ تنقیص شان نہیں تو اور کیا ہے ؟

یہ تحقیق الفتویٰ کی اردو تعبیرات ہیں اور اوپر المعتقد المنتقد کی عربی عبارات گزریں۔ زید اگر دیکھ سکتا ہے تو انہیں دیکھ سمجھ اور بتائے کہ کیا متعین فی الکفر یا کفر التزائم پر وار تعبیر یوں ہی ہوتا ہے؟ ————— ہاں سمجھ شرط ہے سمجھ شرط ہے، سمجھ شرط ہے

لیکن جسے تحقیق الفتویٰ مترجم کے اردو الفاظ سمجھنے کے لالے پڑے ہیں وہ کیا خاک سمجھ بتائے ————— مگر نہیں مدعی اسلام و مسیحت ہے، یقین کنندہ قیامت و آخرت ہے تو ————— خوف خدا شرم نبی (جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ————— اپنے سمجھانے والوں سے سمجھ نہ فقط یہی بلکہ یہ بھی کہ

علامہ بدایونی قدس سرہ تفویت کی بکواس کی بنا پر
دہلوی اور اس کے متبعین کے حکم میں کلام فرماتے ہیں تو
کیا کہتے ہیں

نجدیہ مسئلہ شفاعت میں اہلسنت کے
مخالف ہوئے۔

جب ہمارے بیان سے ظاہر ہو گیا کہ
نجدیہ عقیدہ شفاعت میں اہلسنت کے
مخالف ہیں تو ”تفویت“ کی بکواس میں

والنجدیۃ خالفوا اهل
السنة والجماعة فی الشفاعة (معتقد مسند)

لما ظهر بما ذكرنا مخالفة
النجدیة فی هذه العقيدة
لاهل السنة لاحاجة الى

الهنية -

(معتقد منتقد ص ۳)

کی بدولت شریعت کے صاف شفاف
خوشگوار چشمنے سے سیرابی میسر آتی ہے۔

نیز یہ الفاظ

قد فصع بها فرق الفرق
بین العقائد الحقہ الدینیۃ
وبین اباطیل الفرق الدنیۃ۔
دین کے سچے عقیدوں اور رذیل فرقوں
کی بکواس میں جو روشن فرق ہے
اس رسالے سے واضح ہو گیا۔

یوں ہی "المعتقد المنتقد" کی شان صداقت و حقانیت سے متعلق حضرت
مولانا صدر الدین صاحب علیہ الرحمہ کی شہادت یہ ہے کہ

اے بہ نظر قبول و استحسان دیکھنا بھلائی حاصل کرنے کا سبب اور خوش نصیبی کی
علامت ہے۔ دیکھوان کے الفاظ تقریظ

فطوبی لمن یوافیہا ویری
فیہا۔
بھلائی اور خوش نصیبی ہے اس کے لیے
جو اسے پورا پڑھے اور بغور دیکھے۔

اور یہ الفاظ

جلہا نور وکلہا
سرور۔
رسالہ کل کا کل اہل ایمان کی آنکھوں کا
نور اور دل کا سرور ہے۔

اور حضرت مولانا شیخ احمد سعید مجددی علیہ الرحمہ کی شہادت یہ ہے کہ

"المعتقد المنتقد" میں اہل سنت کے عقائد نہایت واضح اور
روشن ہیں۔ اور یہ کتاب وہابیہ وغیرہ گمراہوں کے

ثابت کیے گئے ہیں نیز گمراہانِ معتزلہ
اور جماعتِ اہل حق و یقین سے خارج ان کے
پیروکاروں کی ہفوات کا بطلان
ظاہر کیا گیا ہے۔

وابطال ہفوات المعتزلة ومن
يتبعون خطوات هؤلاء الضالين
ويخرجون من جماعة اهل الحق
واليقين۔ (مستقدمت مقصد)

نیز خود علامہ بدایونی قدس سرہ مقامِ بیانِ حکم میں دہلوی کی تکفیر نہ کرنے کے
باوجود علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ کی نظر میں

ان کی خوبیاں کامل و بلند و بالا اور ان کی
باریک نظریں علوم کی گہرائیوں میں اتری ہوئی۔

ذو المناقب الثواقب الجلیلة
والانظار الثواقب الدقیقة۔

ہیں بلکہ

الاروع

ہیں، یہاں تک فرمایا

یہ بات مشہور و معروف ہے کہ حق کی نصرت
حمایت میں جو کچھ علامہ موصوف نے کہا
ٹھیک کہا اور وہابیہ نجدیہ کے اصول
فروع میں جو ان کا فاتحانہ رد کیا صحیح و
صواب اور درست ہے۔

ذائع الصیب فی انجاد الحق
وفل قرن طلع من النجد فی
الاعوار والانجاد۔

♦ ♦ ♦ ♦ ♦
♦ ♦ ♦ ♦ ♦

جیسا کہ اس سے زائد تفصیل کے ساتھ شروع میں گزرا۔

یوں ہی مصدق تحقیق الفتویٰ حضرت مولانا صدر الدین علیہ الرحمہ کی نظر میں
علامہ بدایونی قدس سرہ

عالم صالح، دقیق النظر، تجربہ کار، صاحب تحقیق
ذی فضل، باکمال، ذی علم، فائق العصر
بحر ذخائر، تیز خاطر، فصیح حاذق، عالی ذہن۔

الحبر المدقق، الخیر المحقق، الفاضل
الکامل، العالم، الفائق، البحر، الخضم
الامعی، اللوذعی، الاحوذی، الاصمعی

(معتقد مقتصدہ)

ہیں۔ اور ایسی عظیم الشان شخصیت کے مالک نیز احقاق حق و ابطال باطل میں
کسی بھی طرح کی کمی کوتاہی سے ایسے پاک و برکنار ہیں کہ موصوف خوش ہو کر فرماتے ہیں

کیسی عظیم جد و جہد اور کوشش ہے مؤلف
مرتب رسالہ کی۔ کتنا بلند رتبہ ہے
مصنف رسالہ کا۔ اور کتنی اونچی شان
ہے ان کی جو یہ نفیس و نرالہ تحفہ لائے
اس لیے کہ انھوں نے اپنے کام اپنے
مقصد کے متعلق جد و جہد میں ذرہ برابر
کمی کوتاہی نہیں برتی۔

فيا لجهد من الفها ويا ل سعی
من رصفها ويا ل شان من
صنفها ويا ل خطب من
ا طرفها حيث لم يال جهدا
فيما سعی۔

✦ ✦ ✦ ✦ ✦
✦ ✦ ✦ ✦ ✦

یوں ہی مصدق تحقیق الفتویٰ مولانا شیخ احمد سعید نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ والرضوان کی
نظر میں علامہ بدایونی قدس سرہ

فاضل کامل، عالم عامل، جو بڑی شان کے

الفاضل، الكامل، العالم، العامل، الذی

مالک ہیں۔ معقول و منقول کے معانی و
بیان کے جامع ہیں۔ علوم ادیان پر حاوی
ہیں۔ ہمارے دوست، فضیلت و
خوبی میں ہم سے بڑھ کر۔

هو جليل الشان الجامع بين
المعقول والمنقول والمعاني
والبيان والحاوي لعلوم الاديان
مولانا وبالفضل اولنا۔ (معتقد منتقد)

ہیں۔

افادۃ یہ بھی بتادیں کہ علامہ بدایونی مقام بیان حکم میں دہلوی کی تکفیر نہ کرنے
کے باوجود مولانا حیدر علی صاحب کی نظر میں کیا ہیں۔ موصوف اپنی تقریظ
”المعتقد المنتقد“ میں فرماتے ہیں

وہ علامہ کہ علماء میں ان کی مثال نہیں ملتی
پیشوائے عارفین ہیں۔ سرمایہ عابدین
ہیں۔ تعریف و تعارف سے مستغنی ہیں۔
جو ہمارے سردار ہیں۔ جامع معقول و
منقول ہیں۔ حاوی فروع و اصول ہیں۔
ہمارے مقدس پیشوا، برگزیدہ و مقبول ہیں
کیوں نہ ہوں جب کہ وہ فضل رسول ہیں۔

العلامة الذي لم يوجد نظيره في
العالمين وهو امام العارفين و
نظام العابدین المستغنى عن التوصيف
والتبيين مولانا جامع المعقول و
المنقول حاوي الفروع والاصول و
مقتدانا المقدس المقبول كيف لا
وهو فضل الرسول۔

اس کے بعد ہم نظر کرتے ہیں کہ کتاب مستطاب ”المعتقد المنتقد“
استفادہ کرنے والا جو شخص بھی دہلوی کو گمراہ تو بیشک جانے
مگر اس کی تکفیر نہ کرے۔

— اس کے بارے میں ان حضرات کے کلمات کیا خبر دیتے ہیں —
 — تو ہم دیکھتے ہیں کہ — ان حضرات کے کلمات ایسے شخص کے
 کامل ہدایت یاب اور سچے مومن و مسلمان ہونے کا پتہ دیتے ہیں —
 دیکھو علامہ خیر آبادی کے الفاظ تقریظ خصوصاً یہ الفاظ

گمراہی کے گہرے کھڈ میں گرا انسان
 اس مبارک رسالے سے اہلسنت کا
 مسلک روشن پالیتا ہے۔

یہتدی بہا الضلیل الی
 سنن اهل السنة السنية۔
 (معتقد مستقصہ ۳)

اور یہ الفاظ

دولتِ رشد کا ہر متلاشی اس
 رسالے سے محبت کرے گا۔ نتیجہً اس
 بھر پور رشد و ہدایت پائے گا۔

ویجد بہا کل من بغی وجد
 الرشید فیجد بہا وجودا۔
 (معتقد مستقصہ ۴)

اور دیکھو حضرت مولانا صدر الدین صاحب علیہ الرحمہ کے یہ الفاظ

رسالے کے کلمات ہی گمراہ کی ہدایت
 بس ہیں اگرچہ معانی پر مطلع نہ ہو۔

یہدی الضال بمبانیہا قبل
 ان یقف علی معانیہا (معتقد مستقصہ ۵)

مزید حضرت مولانا حیدر علی صاحب علیہ الرحمہ کے یہ کلمات بھی دیکھ لیجیے

”معتقد مستقصہ“ جو رہنمائے صراطِ مستقیم
 ہے۔ دلیل شاہراہِ توہیم ہے جو اس کی
 راہ چلے اسے یہ نجاتِ ابدی سے

الذی یہدی الی صراط
 مستقیم ویدل علی نہجِ قویم
 یوصل سالکھ الی النجاة

وینجیہ من الظلمات - ہکنا کرتی اور تاریکیوں سے نجات

(معتقد منتقد ص ۵)

دیتی ہے۔

یہ بات کہ علامہ خیر آبادی نے بشمول مصدقین خود تو بارہ سو چالیس ہجری میں "تحقیق الفتویٰ" میں دہلوی کی تکفیر کی اور "المعتقد المنتقد" میں مقام بیان حکم میں دہلوی کی تکفیر نہ کر کے اسے گمراہ، مخالف اہلسنت کہنے پر اکتفا کرنے والے علامہ فضل رسول بدایونی اور ان کی کتاب نفیس "المعتقد المنتقد" کی اس درجہ پذیرائی اور مدح سرائی کی اس کی کیا وجہ ہے؟

وجہ صاف ہے علامہ بدایونی ہوں یا علامہ خیر آبادی، تحقیق الفتویٰ کے مصدقین علماء ہوں یا دیگر علمائے اہلسنت، کسی کے نزدیک بھی کلمات تفویت دہلوی

۱۔ علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ نے اپنی تصنیف لطیف "سیف الجبار" میں اس تکفیر کو علامہ خیر آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کے الفاظ میں ص ۵ پر بطور نقل بقصد رد ذکر فرمایا ہے جیسا کہ حضرت علامہ مفتی اسرار احمد صاحب قبلہ نے تقدیم "تحقیق جمیل" میں اس پر کافی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور خود علامہ بدایونی قدس سرہ کے کلمات سے اسے ثابت کیا ہے۔ ۱۲ منہ ۵۲ اور فرمایا

”ہر کہ در کفر او شک آرد کافرو بے دین و نامسلمان و لعین است“ (سیف الجبار ص ۵)

مگر اس سے حضرت علامہ فضل رسول بدایونی اور امام اہلسنت وغیرہ علمائے محتاطین ملت متبعین محققان اہلسنت پر کچھ الزام نہیں جنہوں نے دہلوی کی تکفیر جزئی حتمی سے کف لسان فرمایا

فی نفسہ متعین فی الکفر یا کفر التزائی نہیں ————— جیسا کہ ہم
 ”لمعات ثلاثہ“ (مطبوعہ ۱۳۲۰ھ) میں اس کا صاف اشارة کر چکے بلکہ
 یہیں ماسبق میں اس پر صاف و اشرف تنبیہ اور قدرے توضیح کر چکے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰)

جیسا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یزید پلید کی تکفیر فرمائی ہے، جو
 حسب تقریر محقق ابن ہمام علیہ رحمۃ المنعم تکفیر قطعی جزئی حتمی ہے جس کی بحث نفیس و تفصیل حلیل
 حضرت استاذ محترم دام ظلہ العالی نے اپنے حاشیہ ”تحقیق جمیل“ ص ۶۸ تا ۷۴ میں فرمائی ہے اس
 تکفیر سے ان علمائے ملت اساطین و اسلاف اہلسنت پر کچھ الزام نہیں جو یزید پلید کی تکفیر
 نہیں کرتے اس لیے کہ انہیں کفر صریح کی یزید کی طرف نسبت پر جزم و قطع حاصل نہیں۔
 یوں ہی یہاں جب کلام فی نفسہ نامتعین اور

تعیین مرام امر خارج سے ہے تو اس پر جزم، جازم کو قائل
 کی تکفیر قطعی جزئی حتمی کے لیے کافی بلکہ موجب۔ مگر جنہیں اس پر
 جزم و قطع حاصل نہیں ان کے لیے باتباع جمہور متکلمین و
 فقہائے محققین تارکین تفریط و افراط، مسلک تحقیق و احتیاط وہی
 سکوت و کف لسان ہے ————— جیسا کہ حضرت محقق

مصنف ممدوح دام ظلہ العالی نے دوران تصنیف ہی افادہ فرمایا
 ————— جب کہ ”حکم شرعی برہنات ادبی“ نیز ”لمعات ثلاثہ“ میں اس طرف

سَلِّ السَّيُوفَ“ وغیرہ میں دہلوی کو کافر فقہی ثابت کر کے اس کی تکفیر قطعی سے کف لسان فرمایا اس کی قطعی یقینی واضح بنا بھی ہم ”کشف نوری“ میں بیان کر چکے کہ
 کلام متبیین فی الکفر پر بے علم نیت، تکفیر سے سکوت و کف لسان کرنا ہی
 مسلک متکلمین ہے

۱۰ الموت الاحمر“ میں زیر مقدمہ ۴ فرمایا

”کفریت قول مطلقاً مذہب کلامی میں کفر قائل نہیں کہ اسے تبیین کافی۔ اور

اسے تعین درکار۔ فتح القدير وبحر رائق ونهر فائق ومنع الروض میں ہے

ذلك المعتقد في نفسه كفر فالقائل به قائل بما هو

كفر وان لم يكفر۔

اس کے مثل مجمع بحار الانوار میں ازہری سے دربارہ خلق قرآن منقول —

یہ ہے وہ کہ ”سَلِّ السَّيُوفَ“ و حواشی کو کتبہ شہابیہ میں فرمایا کہ

اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات۔ اور قائل کو کافر مان لینا

اور بات۔

اور جب یہ استلزام نہیں تو وہ احتیاط کلامی کہ قائل سے کف لسان کی حامی

قول پر حکم میں درکار نہیں (۱۰ الموت الاحمر ص ۲۹)

نیز تھانوی باطنی نے جب یہ افر کیا کہ — امام اہلسنت نے اس کلمہ

(صراط نامستقیم) میں اسماعیل کی نیت پر مطلع ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے کہ اس نے

وہی پہلو مراد لیا ہے جو کفر ہے — تو اس پر رد کرتے ہوئے

جواب میں ”الموت الا حمر“ میں فرمایا

”آپ تو اب طالب تحقیق بنتے ہیں۔ طالب تحقیق کا یہ کام نہیں کہ افتر کرے اور وہ بھی ایسے جیتے۔ اور اتنی بار۔ ادویوں بررو۔ ہونہ ہو آپ کے اس لباس کو پردہ بنایا گیا اور یہ مکشوفوں کی باتیں ہیں۔ کیا وہ کذابین و مکذبین رب العالمین ”کوکبہ شہابیہ“ میں کوئی حرف اس سفید جھوٹ کا دکھا سکتے ہیں کہ فرمایا ہو۔ ہمیں اس کی نیت کا علم ہو گیا کہ اس نے معنی کفر مراد لیے ہیں سبحن اللہ ایسا ہوتا تو یہی فرمایا جاتا کہ

ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں الکفار سے کف لسان مختار صفحہ ۴۲

یہی فرمایا جاتا

ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف

احتمال ملے گا حکم کفر کرتے ڈریں گے۔ حاشیہ صفحہ ۴۱

یہی فرمایا جاتا کہ

ہم براہ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں۔ ایضاً حاشیہ صفحہ ۴۱

یہی فرمایا جاتا

میں اسماعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی تکفیر سے

منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن

نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف

محل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ

- تمہید ایمان ص ۴۴ از سبحن السبوح ع

ایسا ہوتا تو دیوبندیہ یوں ہی روتے کہ ہائے ہائے امام الطائفہ کو کافر نہ کہا
اذناب کی تکفیر کی ان کی نہ کی اذناب کو ان سے چھڑا لیا۔

رہے فقہاء ان کے حکم فرمانے کو دعویٰ اطلاع نیت سے کیا علاقہ۔
کہ وہ ظاہر پر حکم فرماتے ہیں نیت سے بحث نہیں رکھتے (مقدمہ ۲)
البتہ جمہور متکلمین اور ان کے موافقین فقہائے محققین اگر تکفیر کریں گے تو
یا احتمال نہ مانیں گے معنی کفر میں متعین جانیں گے یا اطلاع نیت کے بعد۔
یہ ہے وہ جو صفحہ ۳۳ تمہید ایمان میں ارشاد ہوا۔ **نیت نہ معلوم ہونے**
ہی کا تو سبب ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ

مقام احتیاط میں الکفار سے کف لسان ماخوذ۔

کلام علمائے کرام سمجھنا عوام کو مشکل اور دیوبندیہ کو محال ہے ملاحظہ ہو کہ
جہاں **بحث فقہی** تھی بوجہ **تبیین** بطور فقہاء تکفیر لکھی اور نیت سے
بحث نہ کی اور جب مسلک متکلمین و مختار ذکر فرمایا بوجہ عدم علم نیت تکفیر سے
احتیاط کی

(الموت الاحمر ص ۳۳، ۳۴)

امام اہلسنت قدس سرہ کے مسلک کی تائید و حمایت نیز کلمات دہلوی کے لزوم و تبیین پر اکابر علماء کے مزید کلماتِ بابرکات

حضرت تاج الفحول علامہ شاہ عبدالقادر ابن سیف مسلول علامہ شاہ فضل رسول بدایونی
قدس سرہما کے ارشد تلامذہ حضرت علامہ قاضی عبدالوہید فردوسی (ساکن عظیم آباد پٹنہ)
علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی تصنیف ”صمصام سنیّت بگلوئے نجدیت“ میں حامیان دہلوی کا
رد اور دہلوی سے متعلق امام اہلسنت کے مسلک تضریل و عدم تکفیر کی حمایت
کرتے ہوئے فرماتے ہیں

”یہاں تکفیر (دہلوی) کا دعویٰ خود نہ تھا اور اس (دہلوی) کی ضلالت
(وگمراہی) پر تمام علمائے اہلسنت ہندی و غیر ہندی متفق (ہیں)۔“

ارشاد تلامذہ شاہ عبدالعزیز صاحب، مولانا رشید الدین خاں صاحب دہلوی وغیرہ
معاصرین اسماعیل کے واقع اور ان کے بعد کے فتاویٰ و رسائل مخفی نہیں۔“

(صمصام سنیّت ص ۹)

بلکہ موصوف شروع کتاب ہی میں لزوم و التزام پر بڑے نفیس پیرائے میں
گفتگو کرتے ہوئے آخر میں تکفیر دہلوی سے صریح انکار کو نہ صرف
امام اہلسنت بلکہ اہلسنت کی طرف منسوب فرماتے ہیں۔ اس

نفیس کلام کی ابتدا یوں ہے

”لزوم کفر کے باعث تکفیر کرنا ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہے
ہزار ہا ائمہ دین بے فرق لزوم والتزام قائلان کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہیں
عامۃ کلمات فقہائے کرام اسی پر حاکم ————— اور مرتبہ احتیاط
تفرقہ و انکار کفار ہے محققین متکلمین اسی پر جازم ————— فقیر
اس پر بکثرت نصوص جلیۃ ائمہ علیہ السلام حاضر کر سکتا ہے۔ سہر دست مزاج والا
کے علاج و مداوا کو نسخہ شفا ”نسیم الریاض“ کی ٹھنڈی ہوا پیش کرتا ہے
امام قاضی عیاض ”کتاب الشفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ“ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اور علامہ خفاجی اس کی شرح ”نسیم الریاض“ میں فرماتے ہیں

”امامن اثبت الوصف ونفی الصفة (وہم المعتزلة)

فمن قال (من اهل السنة) بالمال لما يوديه اليه

قوله كفرا فكانهم (اي المعتزلة) صرحوا (عند المكثر)

لهم) بما ادى اليه قولهم ومن لم ير اخذهم

بمال قولهم لم ير كفارهم فعلى هذين الماخذين

اختلف الناس (من علماء الملة واهل السنة) في كفار

اهل التاويل والصواب (عند المحققين) ترك كفارهم

ام مختصراً

دیکھیے کیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم کی بنا پر کافر کہنا نہ کہنا دونوں قول

اہلسنت کے ہیں اور محققین کے نزدیک تکفیر نہیں ہے —
 مگر تقصیر معاف، فقیر کو خوف ہے کہ ملازمان والا کے ذہن میں اس
 عبارت عربی کا مطلب کیا دخول پائے گا جب کہ رسالہ اردو (سَلِّ السُّيُوفَ لِهِنَا)
 کا کلام بے فہم مرام رہا۔ حضرت مصنف دام ظلہ العالی (امام اہلسنت قدس سرہ)
 نے صاف ان تمام مطالب کا اشعار فرمادیا تھا۔ کفریات اسماعیل پر ہر جگہ
 کلام علماء سے حکم کفر نقل فرمایا جسے جناب براہِ خوش فہمی حضرت مصنف (امام اہلسنت)
 کے احکام سمجھے۔ صدر جواب میں ارشاد فرمایا تھا

”حسب تصریحات جماہیر فقہائے کرام ان پر حکم کفر ثابت“

آخر میں بعد نقل احکام و تفصیل کلام پھر اجمال فرمایا کہ

”بالجملہ جماہیر فقہائے کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم“

پھر ایسے ہی اذہان عالیہ کے لحاظ سے اسی بیان کے لیے خاص ایک تنبیہ
 ارشاد فرمائی اور اس کا شروع انہیں لفظوں سے کیا

”یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا“

پھر اپنے نزدیک جو مسلک محقق تھا بیان فرمادیا کہ

”لزوم والتزام میں فرق ہے ہم احتیاط برتیں گے محتاطین نے

تکفیر سے سکوت پسند کیا“

ان سب عبارات واضح و روشن سے دو مطلب ایسے صاف مستفاد تھے

جنہیں ہر ذی فہم بچہ سمجھ لے۔ ایک یہ کہ ہم تکفیر نہیں کرتے ہاں

نزدیک بھی دہلوی کا کفر التزائم نہ تھا لزومی تھا جس پر نزد متکلمین تکفیر نہیں)
 اور مطلب اول تو اس فقیر نے تمہید ہی میں نہایت روشن روش پر گزارش
 کر دیا تھا بلکہ اس رسالہ مبارکہ طیبہ (سَلُّ السُّیُوفِ الْهِندیَّة) کا چھاپنا
 اسی غرض سے بیان کیا تھا کہ ندویوں نیچریوں نے جو علمائے اہلسنت پر الزام
 تکفیر تکفیر کی رٹ لگا دی ہے اس کا دروغ بیفروغ ہونا روشن ہو جائے
 پھر سُبْحٰنَ السُّبُوح سے وہ صاف تصریحیں نقل کر کے گزارش کر دیا تھا کہ
 جب ہمارے علمائے کرام اسماعیل دہلوی کو بھی کافر
 نہیں کہتے اور لوگ جن کے اقوال اس سے بہت ہلکے ہیں ان کے
 باب میں اس تہمت ملعونہ کی کیا گنجائش — تمہید درکنار خود صفحہ بلوح پر
 یہی مضمون موجود (الحمد للہ کہ یہ مبارک رسالہ (سَلُّ السُّیُوفِ الْهِندیَّة)
 مع تمہید و ضمیمہ مبطل افتراءات ندویہ ثبت گمراہی طائفہ وہابیہ جس میں ان کے
 پیشواؤں کی کتابوں سے بہ نشان صفحات اس کے اقوال کفریات لکھا اور
 اسی طرح بہ نشان صفحات کُتب ائمہ دین و علمائے معتمدین یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ
 و شاہ عبدالعزیز صاحب سے ان پر حکم کفر نقل کیا آخر میں کمال احتیاط اہلسنت
 روشن کی کہ باوصف ایسے کلمات کفریہ کے اور بآنکہ گمراہ وہابیہ ناحق ناروا
 مسلمانوں کو مشرک بتاتے ہیں۔ ہمارے محققین نے جب تک صراحت ضروریات دین کا
 انکار نہ ثابت ہوا ان پر حکم کفر نہیں دیا صرف گمراہ و بد مذہب کہا) مگر
 حضرت کو سب سے آنکھیں بند فرما کر وہی کفر کفر کی پکار مقصود، (ص ۶۸، ۶۹)
 (ص ۶۸، ۶۹)

پھر مقطع کا یہ بند فرمایا

”ہاں یہ کہیے کہ الفال مُوکل بِالْمُنْطِقِ آوازہ خلق نقارۃ خدا ہے

دہلوی بیچارے کی قسمت میں اگر خدا ہی نے کُفر لکھ دیا ہے کہ جو باوصف

صریح نفی و انکار اہلسنت اس کے معتقدین کے سر چڑھ کر

بول رہا ہے تو جناب من یہ اس کا بڑا۔ آپ کا لکھا۔ ہمارا اس میں قصور

کیا ہے۔“ (مَصَامِ سُنَّیْت ص ۴۹)

اور ایک مقام پر فرماتے ہیں

”ہم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں (دہلوی جیسی)

گستاخی کرنے کذب الہی کو جائز رکھنے پر حکم کُفر لازم کریں گے۔“

(مَصَامِ سُنَّیْت ص ۸۷)

پھر ایک مقام پر یہی علامہ موصوف تکفیر دہلوی سے کُفّ لسان کرنے والے

علمائے سُنَّت بالخصوص امام اہلسنت علیہم الرحمۃ والرضوان کی باریک بینی دقیقہ رسی

اور علمی گہرائی و گیرائی کے ملح خواں ہو کر فرماتے ہیں

ہمارے علمائے محتاطین دقیقہ رس محققین نے تکفیر میں احتیاط

فرمائی۔ مُنکر بید دولت ہمارے علماء کی شدت احتیاط دیکھے اور بدگو مفری

اپنے افتراء تکفیر تکفیر کو بیٹھ کر روئے وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ (مَصَامِ سُنَّیْت ص ۸۷)

کوئی ناصفا سے مُنہ دیکھی تعریف پر محمول نہ کرے اس لیے کہ علامہ قاضی عبدالوحید صافزدہ نے

امام اہلسنت کی باریک بینی دقیقہ رسی اور علمی گہرائی و گیرائی کا خود اپنی خداداد بصیرت

ذہانت سے ادراک و مشاہدہ کیا۔ تب یوں امام کے مدح خواں ہوئے اس پر موصوف کی تصنیف ”صمصام سنیت“ گواہ کافی ہے۔ ————— اس کی ایک جھلک ہم یہاں پیش کریں اور وار ”سَلُّ السُّيُوف“ سے ابتداء کریں۔

امام اہلسنت قدس سرہ نے ”سَلُّ السُّيُوفِ الْهِنْدِيَّةِ عَلٰی كُفْرِيَّاتِ بَابِ التَّجَدُّدِ“
۱۳ ۱۲ ۱۱ میں دہلوی کا کفریہ اولیٰ یہ نقل کیا

”غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔“

پھر اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا

”اس کا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو صراحۃً لازم کہ اسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں“ (سَلُّ السُّيُوفِ)
مخالف نے اس رد میں لفظ ”لازم“ کو لازم معمود بین المتکلمین پر محمول کرتے ہوئے دہلوی کی حمایت میں لکھا کہ

————— آپ لکھتے ہیں کہ ————— صراحۃً لازم کہ اسے بالفعل علم غیب

حاصل نہیں ————— اور اس لزوم سے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں —————

اس پر علامہ قاضی عبدالوہید فردوسی نے فرمایا

”افسوس کہ ملازمان سامی نے لزوم لزوم کا نام سن لیا ہے اور اس کا معنی اصلاً

نہ سمجھے ————— دریافت کرنا اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے —————

اسے سن کر ہر جاہل گنوار، ہر بچہ جب کہ عاقل ہو قطعاً یہی سمجھے گا کہ ابھی معلوم نہیں

ہاں معلوم کرنا اختیار میں ہے۔۔۔۔۔ اس میں کوئی خفا ہے کوئی ترتیب مقدمات کی حاجت ہے کس عاقل کو گنجائش انکار ہے۔ اسے لزوم بمعنی معلوم نہ کہے گا مگر مجنون معلوم۔

اسی لیے حضرت مجیب (امام اہلسنت) نے صراحتہً لازم فرمایا تھا افسوس کہ آپ نے آدھا دیکھا یعنی لازم اور آدھا نظر نہ آیا یعنی صراحتہً۔ بالجملہ کفریہ اولیٰ میں علم قدیم الہی کا انکار کلام اسماعیل سے ہرگز لزوماً ثابت نہیں بلکہ بالیقین التزاماً ہے۔

رہا حضرت مجیب (امام اہلسنت قدس سرہ) کا اس پر بھی تکفیر نہ فرمانا اس کا وہ منشاء ہے جس کی بنا پر محققین نے طائفہ ضالہ کرامیہ کو صرف بد مذہب گمراہ ٹھہرایا کا فتنہ فرمایا۔ یہ آپ کا اسماعیل بھی اس قول میں یقیناً اسی گمراہ طائفہ کا ہے۔ "مختصراً (مہم مقام سنیت ص ۸۴، ۸۵، ۸۶)

حاشیہ ۱۰ چنانچہ شرح عقائد کی شرح "نبرا اس" میں کرامیہ کو اہل قبلہ سے گنا

ایمان کے کہتے ہیں اس سلسلے میں اہل قبلہ کے اقوال کا حاصل پانچ معانی ہیں جن میں چوتھا یہ ہے کہ ایمان صرف اقرار کا نام ہے اور اس کے قائل کرامیہ ہیں۔

اقوال اہل القبلة فی الایمان
راجعة الی خمسة رابعها انه
الاقرار وهو للکرامیة۔
مختصراً (نبرا اس ص ۲۵)

حالانکہ اسی "نبرا اس" میں تصریح ہے کہ منکر ضروریات اہل قبلہ سے نہیں چنانچہ

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اور بہت ہی نفیس و نفع بخش تھا۔ اب سلسلہ کلام کو گزشتہ سے پیوستہ کریں اور بتائیں کہ قاضی صاحب ممدوح، مخالف کو تلقین و اظہار حق کرتے ہوئے دہلوی کے کفر لزومی کی اور اس کی تکفیر میں علمائے اہلسنت کے اختلاف کی کیسی واشگاف تصریح فرماتے ہیں۔ لکھتے ہیں

”لزوم کفر و ضلالت و بددینی اسماعیل تو یقیناً ثابت
ہاں تکفیر و عدم تکفیر میں اختلاف ائمہ فقہاء و متکلمین ہے“ (مصلحہ سنیت)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۳)

”اہل القبلة“ کے معنی پر فرمایا

اہل قبلہ کا لغوی معنی ہے وہ لوگ جو کعبہ کی طرف نماز پڑھیں یا کعبہ کو قبلہ جانیں۔ اور متکلمین کی اصطلاح میں اہل قبلہ وہ لوگ ہیں جو ضروریات دین پر ایمان لائیں، ضروریات دین وہ باتیں ہیں جن کا شرع میں ہونا بالیقین معلوم ہو اور مشہور ہو جیسے عالم حادث و نوپید ہے، قیامت کے دن بندے جسم سمیت اٹھائے جائیں گے اللہ رب العزت کا علم جزئیات کو بھی محیط ہے نماز فرض ہے، روزہ فرض ہے۔ تو جو ضروریات دین میں سے کسی ضروری دینی کا انکار کرے وہ اہل قبلہ سے نہیں ہے۔

معناه اللغوی من یصلی الی الکعبۃ
او یعتقدہا قبلۃ و فی اصطلاح المتکلمین
من یرصدق بضروریات الدین
ای الامور التی علم ثبوتہا فی الشرع
و اشتهر فیہ انکر شیئاً من الضروریات
کحدوث العالم و حشر الاجساد و
علم اللہ سبحانہ بالجزئیات
و فرضیۃ الصلوٰۃ و الصوم لم یکن
من اهل القبلة۔

✧ ✧ ✧ ✧ ✧
✧ ✧ ✧ ✧ ✧

(نبراس ص ۳۳۱، ۳۳۲)

تو اس تصریح کے ہوتے ہوئے کرامیہ کو اہل قبلہ میں شمار کرنا صاف بتا رہا ہے کہ کرامیہ

یوں ہی حضرت بابرکت گل بوستان علم و معرفت سلالہ خاندان شرف سیادت
جناب مستطاب فضائل مآب حضرت مولینا مولوی سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ
واسطی بلگرامی مارہروی قدس سرہ رُوندوہ میں اپنی تصنیف لطیف ”رغم الہازل“
میں فرماتے ہیں

”وہ سب حضرات حرمین شریفین اور ہندوستان کے جو وہابیہ کو
گمراہ یا کافر ٹھہرا کر ان کے رد میں مشغول ہوئے“

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۴)

منکر ضروریات دین نہیں۔

”معتقد منتقد“ میں علامہ بدایونی قدس سرہ نے

اعلم ان اثبات الصفات لله تعالى	جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے صفات
مذہب جمیع اہل السنۃ -	ثابت ماننا ہی تمام اہلسنت کا عقیدہ و
(معتقد منتقد ص ۴۱)	مذہب ہے۔

فرما کر باطنیہ، مشبہ وغیرہ گمراہ فرقوں کے علاوہ کرامیہ کا یہ عقیدہ بتایا

”وجوزت الکرامیۃ حدوث الصفات وزالھا“ (معتقد منتقد ص ۴۲)

اور آخر میں ان تمام گمراہ فرقوں کے عقیدوں کو کہا

والکل باطل۔ (معتقد منتقد ص ۴۳) | یہ سب باطل ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ علامہ بدایونی قدس سرہ نے کرامیہ کو اس کے عقیدہ ضلالت کے

سبب مخالف اہلسنت جانا۔ باطل پرست گمراہ و بد مذہب مانا۔ قطعی اجماعی کافر

نہیں ٹھہرایا ولہذا امام اہلسنت قدس سرہ نے ”معتقد منتقد“ کی اس عبارت پر کہ

یوں ہی جو اللہ تعالیٰ کی صفت کلام کو

قدیم و انلی نہ مانے کافر ہے۔ (معتقد منتقد ص ۴۳)

اب زید اپنا وہ تفوہ ”کفر التزائی“ یاد کرے اور بتائے کہ ————— کیا
 کفر التزائی سے لزوم کفر اور بددینی ثابت ہوتی ہے؟ ————— کیا کفر التزائی پر
 تکفیر میں فقہاء اور متکلمین مختلف ہو جاتے ہیں؟ ————— اور جب نہیں اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵)

اپنے حاشیہ ”المستند المعتمد“ میں فرمایا

اس میں کرامیہ کی تکفیر ہے جو کہ فقہاء کرام	فیه تکفیر الکرامیۃ وهو مسلک
کا مسلک ہے جمہور متکلمین یہ تکفیر نہیں مانتے	الفقہاء اما جمہور المتکلمین فیا بون
وہ صرف ضروریات دین کے انکار پر تکفیر	الاکفار الا بانکار شیء من ضروریات
کرتے ہیں اور باتباع محققین ہمارے	الدین وهو الاحوط الماخوذ المعتمد
اور مصنف علام کے نزدیک اسی میں زیادہ	عندنا وعند المصنف العلام تبعاً
احتیاط اور یہی قابل اخذ اور لائق اعتماد ہے	للمحققین۔ (معتقد منتقد ص ۳۸)

نیز اسی وجہ سے ”معتقد منتقد“ میں جو یہ مسئلہ مذکور ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی سب صفقتیں ازلی ہیں نہ وہ نوپیدا	صفات اللہ تعالیٰ فی الازل غیر محدثۃ و
ہیں نہ مخلوق تو جو انہیں مخلوق یا حادث	لا مخلوقۃ فمن قال انها مخلوقۃ او محدثۃ
بتائے یا اس میں توقف کرے کہ نہ یابین	او وقف فیہا بان لا یحکم بانہا قدیمۃ او حادثۃ
قدیم کہے نہ حادث یا اس میں یا اس جیسے	او شک فیہا اھتردد فی هذه المسئلة ونحوها
مسائل میں شک و تردد کرے وہ کافر ہے۔	فهو کافر باللہ تعالیٰ۔ (معتقد منتقد ص ۴۹)

اس پر حاشیہ میں امام اہلسنت قدس سرہ نے فرمایا

ہرگز نہیں تو اعتراف کرے توفیق رفیق باد کہ ————— ہاں —————
 یہ صاف واشکاف تصریح ہے کہ دہلوی کے اقوال کفر التزائی نہیں اور اس کے
 کلمات کفریہ صریح کلامی نہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۶)

فقہ اکبر میں سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
 یہ ارشاد صریح ہے اور قرآن عظیم کو مخلوق
 کہنے والے کی تکفیر صحابہ کرام تابعین عظام
 مجتہدین اعلام علیہم الرضوان التام سے
 بالیقین بہ تواتر ثابت ہے جیسا کہ ان میں سے
 کثیر حضرات کی تصریحات ہم نے
 ”سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح“
 میں نقل کیں اور فقہائے کرام قطعی کے
 منکر کی تکفیر کرتے ہیں ان کے یہی حضرات
 پیش رو ہیں اور حضرات متکلمین یہ خصوصیت
 بڑھاتے ہیں کہ وہ قطعی ضروریات دین سے
 بھی ہو اور اسی میں زیادہ احتیاط ہے۔

هذا نص سيدنا الامام الاعظم
 رضي الله تعالى عنه في الفقه الاكبر وقد
 تواتر عن الصحابة الكرام والتابعين
 العظام والمجتهدين الاعلام عليهم
 الرضوان التام اقرار القائل بمخلوق الكلام
 كما نقلنا نصوص كثير منهم في
 ”سبحن السبوح عن عيب كذب مقبوح“
 وهم القدوة للفقهاء الكرام في اقرار
 كل من انكر قطعيا والمتكلمون
 خصوصه بالضرورة وهو الاحوط —
 (معتقد مقتصد ص ۵)

تو علامہ قاضی عبدالوہید فردوسی علیہ الرحمہ نے جو فرمایا

”علم قدیم الہی کا انکار، کلام اسماعیل سے بالیقین التزائم ہے۔“ (مصنوع شئیت ص ۵۹)

”الموت الاحمر“ میں فتاوائے امام سے منقول ایک فتویٰ میں ہے
 ۱۔ صریح مقابل کنایہ ہے اسے ظہور کافی نہ کہ احتمال کا کافی۔ محقق حیث الطوق نے
 فتح میں فرمایا

ماغلب استعماله فی معنی بحیث یتبادر حقیقۃ او مجازا

صریح فان لم یستعمل فی غیرہ فاولی بالصراحۃ۔

ہدایہ میں ارشاد ہوا

انت طالق لا یفتقر الی النیۃ لانہ صریح فیہ لغلبۃ

الاستعمال ولونوی الطلاق عن وثاق لم یدین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷)

اس میں التزاماً سے التزام کفر یعنی صراحۃً ضروری دینی کا انکار ہرگز مراد نہیں
 بلکہ التزام قول کفر لزومی مراد ہے۔

اور دہلوی کے اس انکار کا کفر لزومی ہونا یوں ہے کہ

”صفات“ مقتضائے ذات تو ان کا حادث و قابل فنا ہونا ذات کے

حدوث و قابلیت فنا کو مستلزم اور یہ عین انکار ذات ہے۔ والعیاذ باللہ

رب العالمین۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۳۴)

اور قاضی صاحب کے اس التزاماً فرمانے کی نظیر وہ ہے جو امام اہلسنت قدس سرہ نے

”سبطن السبوح“ فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۶۷ میں فرمایا

”بہمات یہ تو اس نے صاف صریح کہا تھا میں متحیر ہوں اسے

لزوم میں داخل کروں یا التزام میں۔“

فی القضاء لانه خلاف الظاهر ویدین فیما

بینہ و بین اللہ تعالیٰ لانه نومی مایحتمله ۔

بہت فقہائے کرام کے نزدیک تکفیر میں بھی اسی قدر کافی۔ و لہذا امثال
اسماعیل دہلوی پر بحکم فقہائے کبار لزوم کفر میں شک نہیں جس کی تفصیل
”کو کبہ شہابیہ“ سے روشن اور تحقیق، اشتراط مفتر ہے یہی مسلک متکلمین
اور یہی مختار و معتبر ہے۔ (الموت الاحمر ص ۵)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸)
جس کی توضیح ”ایک امر ضروری“ کے عنوان سے ”کشف نوری“ میں ہم نے کی کہ
”امام اہلسنت قدس سرہ نے دہلوی کے کفر کو لزومی قرار دیا نہ کہ التزامی“
”کو کبہ شہابیہ“ ہو یا ”النہی الاکید“ ”سل السیوف“ ہو یا ”سبحن السبوح“
سب اسی پر ناطق۔

رہا ”سبحن السبوح“ فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۶ میں امام کا یہ فرمانا کہ
میں متحیر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں۔
تو یہاں التزام سے مراد کفر التزامی ہرگز نہیں۔ تسہیل فہم کے لیے
اسی ”سبحن السبوح“ میں فرق لزوم و التزام میں تعبیر امام دیکھیے
فرماتے ہیں

”اور (کفر) لزومی یہ کہ جو بات اس نے کسی عین کفر نہیں مگر
منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مال سخن و لازم حکم کو ترتیب مقدمات و
تتمیم تقریبات کرتے لے چلیے تو انجام کار اس سے

پھر اسی کی شرح میں ”الموت الاحمر“ میں فرمایا

— ”جمہور فقہاء کے نزدیک الکفار کو مبتدئین کافی۔ عامۃ حنفیہ و مالکیہ و حنبلیہ

اور بہت شافعیہ کا یہی مسلک اور اکثر متکلمین و فقہائے محققین حنفیہ و غیر ہم

شرائط تعیین — (الموت الاحمر ص ۲)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹)

کسی ضروری دین کا انکار لازم آئے۔“ (ص ۲۶۶)

پُر ظاہر کہ قول قائل اور انجام کار کے بیچ دو تین، پانچ، دس جتنے مقدمات ہوں

جیسا کہ جمعیت لفظ ”مقدمات“ و ”تقریبات“ اور استمرار فعل کرتے لے چلیے

سے مستفاد، وہ سب کُفر لزومی ہوں گے اور قول قائل بھی کُفر لزومی، مگر قول قائل

وہ کُفر لزومی ہے جس کا قائل نے التزام کیا اور مقدمات و سائط وہ کُفریات لزومیہ

ہیں جس کا اس نے التزام نہ کیا لیکن ممکن کہ مقدمات و سائط میں کوئی مقدمہ

وہ آئے جس کا قائل خود قول کر چکا ہو یعنی قائل کے الفاظ میں وہ مقدمہ موجود ہو

تو اس مقدمہ کی دو جہتیں ہوں گی ایک تو وہ قائل کے ایک قول کو لازم ہے اور

دوسرے یہ کہ قائل اس مقدمہ کا خود بھی قائل ہے تو اس دوسری جہت سے

یہ کہنا بالکل صحیح و بجا کہ قائل نے یہ مقدمہ صاف صریح کہا اس کا التزام کیا —

یہ التزام التزام کُفر کے معنی میں ہرگز نہ ہوا بلکہ التزام قول کُفر لزومی کے معنی میں ہوا

اور یہی معنی التزام ہے اس قول امام میں کہ

” میں متمیز ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں۔“

کلمات امام سے اس کے شواہد لیجیے امام نے جس

نیز فرمایا

”کفریت قول مطلقاً مذہبِ کلامی میں کُفر قائل نہیں کہ اسے تبیین کافی اور اسے تعین درکار۔ فتح القدر و بحرائق و نہر فائق و منح الروض میں ہے

ذلك المعتقد في نفسه كفر فالقائل به قائل

بما هو كفر وان لم يكفر۔“

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۰)

”اصل ہفتم (۷۴) اللہ تعالیٰ بندوں سے چُر اچھپا کر
بہلا بھلا کر آیت قرآنیہ جھوٹی کر دے تو کچھ حرج نہیں (ت ۳۱)۔“

(ص ۲۶۷)

کے متعلق یہ فرمایا کہ

”میں متحیر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں۔“
اسے خود ہی ایک صفحہ قبل کُفر لزومی کا عنوان دیا کہ فرمایا

”اس (دہلوی) نے تو صرف انھیں چند سطروں میں جو

تنزیہ سوم میں اس سے منقول ہوئیں کُفر لزومی کے

سات اصلیں طیار کیں۔“ (ص ۲۶۷)

اب اس اصل ہفتم کا لزوم یعنی کُفر لزومی ہونا اور التزام یعنی اسماعیل کا
خود اس کا قول کرنا سنیے وہ اصل ہفتم جسے اسماعیل پر لازم آنے والے

کُفروں میں امام نے (۷۴) واں نمبر دیا اسماعیل کے قول

”عدم تکلم کلام کاذب ترفعاً عن عیب الکذب و تنزهاً

سوال سائل فاضل حضرت مولانا فضل المجید قادری بدایونی سے امام اور مسلک امام
کی اصابت و موافقت دیکھ کر کیا یہاں بھی بک پٹریں گے اور قاضی صاحب مدوح
اور علامہ فضل المجید قادری بدایونی پر بھی کفر کا افترا و بہتان جڑ دیں گے؟
یا کچھ بجائیں گے؟ شرمائیں گے؟
اللہ توفیق دے۔۔۔۔۔ حیا دے۔

امام اہلسنت کے ایک اور معاصر حضرت مولانا مولوی وحی احمد صاحب قبلہ
محدث سورتی علیہما الرحمة والرضوان کی تائیدی شہادت بھی دیکھ لیجیے۔
حضرت موصوف کی کتاب ”اظہار شریعت“ میں ہے کہ
سائل نے یہ سوال کیا

۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
ایک عورت کو اپنے باپ سے ترکہ پہونچا جائداد غیر منقولہ غیر منقسمہ۔ اس نے
وہ جائداد بھائیوں کو باہمی تصفیہ پر جس کو عرصہ بتیس برس کا ہوا دے دی
اب اس عورت کو عرصہ چھ برس کا ہوا کہ فوت ہو گئی اب اس کا لڑکا اس
جائداد کو اپنے ماموں سے مانگتا ہے وہ عورت سنی تھی اور لڑکا اس کا
اپنی والدہ کے سامنے سے غیر مقلد۔ جس کے عقیدات حسب تفصیل ذیل ہیں
وہ حد کفر کو پہونچا یا نہیں اور اگر پہونچ گیا تو اس ترکہ کا مالک و مستحق ہے یا
نہیں؟۔۔۔ تفصیل عقیدات

اول ماہ ربیع الاول میں جو محفل میلاد شریف ہوتی ہو اس کو بدعتِ سیئہ کہے

جو مسلمان مدینہ منورہ مقدسہ مطہرہ معظمہ میں دست بستہ ہو کر صلاۃ و سلام پڑھے اس کو منع کرے۔ دوم دلائل الخیرات پڑھنے کو بدعتِ سیئہ کہے سوم حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کے مذہبوں کو بدعت کہے چہارم ان چاروں اماموں کی تقلید کرنے والوں کو بدعتی کہے پنجم درود و سلام جو قبل اذان کے حرم شریف کے مناروں پر پڑھ کر مؤذن لوگ باواز بلند پڑھتے ہیں اس کو بدعت کہے ششم رسول اللہ کی شفاعت کا منکر ہو اور آپ کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرے اور یوں کہے کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد وفات کے کسی طرح طاقت حاصل نہیں ہے۔ ہفتم مرنے کے بعد ثواب پہنچانے اور فاتحہ دینے کو بدعت کہے ہشتم اولیائے مقبولین کی نیاز کے کھانے کو حرام کہے نہم دو جہان کے مالک و مختار حبیبِ حضرت پروردگار، شفیع روز شمار، نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی شان مبارک و عظم میں حقارت اور اہانت کے کلمے کہے جو ”تفویت الایمان“ میں لکھے ہیں۔ فقط ملتئمہ کترین علی بخش عفی عنہ بتاریخ ۳۰ شوال ۱۳۱۹ھ ۷۷

جواب میں حضرت محدث شورتی موصوف نے فرمایا

”جواب :- وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا
 اُمور مذکورہ فی السّؤال اکثر صرف حدّ گمراہی اور ضلالت تک ہیں مگر انکار ختم نبوت قطعاً اجماعاً کفر و ارتداد ہے جو شخص حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانے یا ختم نبوت کے معنی بدلے۔

حضور کو آخر الانبیاء نہ مانے۔ حضور کے زمانہ اقدس میں خواہ حضور کے بعد کسی کو نبی کیا جانا اس طبقہ زمین خواہ کسی طبقے میں واقع بلکہ جائز ہی مانے یقیناً کافر و مرتد ہے۔ لقوله تعالى وَلَكِنْ رَأَوْا سُلَيْمَانَ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط الاشباہ والنظائر میں ہے اذالم يعرف ان محمد صلى الله تعالى عليه وسلم اخر الانبياء فليس بمسلم لانه من ضروريات الدين۔ امام تورپشتی ”المعتمد فی المققد“ میں فرماتے ہیں۔ وآنکس کہ گوید کہ بعد از وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی بود یا ہست یا خواهد بود وآنکس کہ گوید کہ ممکن است کہ باشد کافرست این است شرط دستی آیمان بخاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یوں ہی جو خبیث ادنیٰ توہین شان اقدس کرے یقیناً کافر ہے۔ ”تفویۃ الایمان“ میں ضرور کلمات توہین و اقوال کفریہ ہیں جن کی تفصیل ”الکوکبۃ الشہابیہ“ مصنفہ عالم جلیل فاضل نبیل مجدد مائتہ حاضرہ حضرت مولینا مولوی احمد رضا خاں صاحب میں و نیز دیگر رسائل علمائے اہلسنت کثر ہم اللہ و نصر ہم میں مندرج ہے۔ کوئی کافر کسی مسلمان کا شرک نہیں پاسکتا ہے اگرچہ وہ اس کے والدین ہوں۔ سراجیہ میں ہے موافق الارث اربعۃ الی قوله و اختلاف الدینین۔ حرر العبد المسکین المتسک بذیل شفاعۃ سیّد المرسلین خاتم النبیین وصی احمد الحنفی

محمد وصی احمد
ناصر دین

(انظہار شریعت ص ۶۵)

الحنفی السنی المعروف بالمحدث السورقی حماد عن شکر غبی وغوی۔

نہیں کرتا اور جب وہ دشنام و قبیح ہیں تو کیا ایذا نہ دیں گے قطعاً دیں گے جس کا انکار نہ کرے گا مگر مکابر — تو واضح ہو کہ گالی ہونا اور ایذا پہنانا نہ تعین پر موقوف نہ خاص معنی قبیح نیت قاتل جاننے پر دلیل (الموت الاخر) حضرت محدث سورتی علیہ الرحمہ کے مذکورہ فتویٰ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ دہلوی کی تفویت کے شنیع کلمات کو ”کلمات توہین و اقوال کفریہ“ قرار دینے پر موصوف نے ”کو کبہ شہابیہ“ کا حوالہ دیا — یہ صاف بتا رہا ہے کہ حضرت محدث سورتی نے ”کو کبہ شہابیہ“ کو دیکھا پڑھا اس کے مطالب عالیہ تک ان کا دست ادراک رسا ہوا جس میں صدر جواب میں ہے کہ

”حسب تصریحات جمابیر فقہائے کرام ان (دہلوی اور اس کے پیرو ہابیہ) پر حکم کفر ثابت“ (کو کبہ شہابیہ ص ۷)

پھر نقل احکام و تفصیل کلام کے بعد آخر میں یہ اجمال فرمایا ہے کہ

”بلاشبہ جمابیر فقہائے کرام و اصحاب فتویٰ اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر“ (کو کبہ شہابیہ ص ۷)

نیز حاشیہ میں ایک ”تنبیہ نبیہ“ ارشاد فرمائی ہے جس کا شروع ان ہی لفظوں سے ہے کہ

”یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا“ (ص ۷)

پھر امام علیہ رحمۃ المنعم نے اپنے نزدیک جو مسلک محقق تھا بیان فرمایا ہے کہ

”لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات — اور قائل کو کافر مان لینا اور بات — ہم احتیاط برتیں گے — سکوت کریں گے جب تک

ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے۔
 بالجملہ اس طائفہ حائفہ خصوصاً ان کے پیشوا کا حال مثل یزید پلید علیہ علیہ
 کہ محتاطین نے اس کی تکفیر سے سکوت پسند کیا۔ (حاشیہ کو کتبہ شہادۃ ص ۱۰)

حاشیہ ۱۵ شرح عقائد نسفی ص ۱۱ میں ہے

<p>بعض علماء نے یزید پر لعنت کا اطلاق کیا اس لیے کہ اس نے کفر کیا جب کہ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کرنے کا حکم دیا۔</p>	<p>وبعضہم اطلق اللعن علیہ لما انه کفر حسین امر بقتل الحسين (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)</p>
--	--

یہاں تکفیر یزید پلید کی بنا کا رد کرتے ہوئے علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے دوسری سند منع
 میں فرمایا

<p>سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم دینا موجب کفر نہیں کیونکہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اور کسی کو قتل کرنا اہلسنت کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے (کفر نہیں)۔</p>	<p>ولان الامر بقتل الحسين (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) لا یوجب الکفر فان قتل غیر الانبیاء کبیرۃ عند اهل السنۃ والجماعۃ * * * * * (شرح فقہ اکبر ص ۸۷)</p>
--	---

یوں ہی ”نبراس“ میں فرمایا

<p>قواعد اہلسنت کے مطابق قتل کا حکم دینا گناہ ہے کفر نہیں ہے۔</p>	<p>الامر بالقتل معصیۃ لا کفر علی قواعد اهل السنۃ۔ (نبراس شرح شرح عقائد ص ۳۳۱)</p>
--	--

محدث صاحب قبلہ نے یہ سب کچھ دیکھا، پڑھا اور پھر امام اہلسنت کا ذکر جمیل
اسی فتویٰ میں ان الفاظ سے کیا کہ

عالم جلیل فاضل نبیل مجدد مائتہ حاضرہ حضرت مولینا

مولوی احمد رضا خاں صاحب " (اعلام شریعت ص ۷)

یعنی امام اہلسنت کو نہ صرف عظیم المرتبت صاحب علم و فضل جانا بلکہ ۱۳۱۹ھ ہی میں امام کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۸)

نیز یزید پلید کے بد بخت شکر کی طرف سے امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مظلوم قتل کیے جانے
پر یزید کا راضی اور خوش ہونا جس کو "شرح عقائد نسفی" میں فرمایا

اور حق یہ ہے کہ یزیدی مظالم کی ہر ہر روایت
اگرچہ متواتر نہیں مگر ان تمام روایات کا جو
خلاصہ اور نچوڑ ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے قتل پر یزید راضی ہوا خوش ہوا اور
اہل بیت نبوت کی توہین کی یہ ضرور متواتر ہے

والحق ان رضایزید بقتل الحسین
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) واستبشاراً بذلك
واهانة اهل بيت النبي عليه السلام
مما تواتر معناه وان كان تفاسيله
أحاديثاً - (شرح عقائد ص ۱۱)

اس پر علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے فرمایا

امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر
راضی ہونا کفر نہیں ہے اس کی وجہ وہی ہے
جو پہلے گزری کہ قتل کی یہ ناپاک جسارت
موجب کفر نہیں ہاں فسق ہے، نیکی اور

الرضا بقتل الحسین ليس بكفر لما
سبق من ان قتله لا يوجب
الخروج عن الايمان بل هو
فسق وخروج عن الطاعة

مجدد مائتہ رابع عشر ہونے کی گواہی دی ————— اس سے صاف
 ظاہر و واضح ہے کہ امام اہلسنت قدس سرہ کا مسلک کہ
 دہلوی گمراہ ہے کافر فقہی ہے ہاں مسلک متکلمین پر اس کی
 تکفیر قطعی سے کف لسان ہے ————— اسے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۹)

الی العصیان - | فرمانبرداری کے دائرے سے باہر نکلنا اور
 (شرح فقہ اکبر ص ۳۸۷) | گناہ و نافرمانی کی ناپاک وادی میں قدم رکھنا۔

یوں ہی ”نبراس“ میں اس پر یوں نظر وارد کی

الرضا والاستبشار انما یكون کفراً | امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل جیسے
 اذا کان بالمعصیۃ من حیث ہی | گناہ پر اس لیے راضی اور خوش ہونا کہ
 معصیۃ و اما للعداۃ الدنیویۃ | ایسا قتل گناہ ہے نافرمانی ہے یہ ضرور کفر ہے
 فلا کما قررہ المحققون - | لیکن یہ رضا اور خوشی دنیوی دشمنی کی وجہ سے
 ہو تو کفر نہیں جیسا کہ محققین کے نزدیک

مسلم ہے - (نبراس شرح شرح عقائد ص ۳۲۲)

تو معلوم ہوا کہ قتل یا قتل کا حکم یا قتل پر رضا اور خوشی کچھ بھی علی الاطلاق کفر نہیں
 ————— ہاں قتل پر اس لیے راضی ہونا کہ وہ گناہ و نافرمانی ہے یا استحلال یعنی قتل کو معاذ اللہ
 حلال جاننا وغیرہ امور کے ساتھ مذکورہ افعال ضرور موجب کفر ہیں لہذا ”تحقیق الفتویٰ مترجم“ میں
 علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ کی طرف سے جو یرید یوں کی تکفیر مندرج ہے کہ

حضرت محدث سورتی علیہ الرحمہ نے حق تحقیق کے موافق پایا تو محض لوجہ اللہ

جذبہ حق پرستی میں امام اہلسنت قدس سرہ سے اتفاق فرمایا

زید اور اس کے ہمناو اپنا تیشہ گورچشم کیا یہاں بھی لے دوڑیں گے؟

اور حضرت محدث سورتی کو بھی اپنے منہ معاذا اللہ کافر کہہ دیں گے؟

اب پاکیزہ گلستان مارہرہ میں گل بوستان علم و معرفت سلامہ

خاندان شرف و سیادت جناب مستطاب فضائل مآب حضرت مولینا مولوی

سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ واسطی بلگرامی مارہروی قدس سرہ سے

عطر ارشاد مانگیں اور

فضائے صداقت میں پھیلا دیں تاکہ راست دل

(رقیۃ حاشیہ صفحہ ۷۰)

”جیسے کہ اہل شام کے لشکر نے میدان کرب و بلا میں امام اہل اسلام

سیدنا امام حسین علی جدہ و علیہ السلام سے ناحق الجھ کر حضرت امام کا خون

بہایا اور اپنے ایمان کی آبر و ضائع کر کے اپنے سر پر ذلت و رسوائی کے

خاک ڈالی اور بدترین کفار اور اشیقائے اہل نار میں سے ہوئے“

(تحقیق الفتویٰ مترجم ص ۳۳۳ ص ۳۳۴)

یہ اس بنا پر ہے کہ علامہ خیر آبادی نے تکفیر کے سلسلے میں فقہائے کرام کا مسلک اپنایا۔

متکلمین کا مسلک وہی سکوت و کف لسان ہے جیسا کہ امام اہلسنت قدس سرہ نے

”کو کبر شہابیہ“ کے مذکورہ حاشیہ میں فرمایا یعنی متکلمین محتاطین یزید کو کافر نہیں کہتے اور

مَسْتِ و بے خود ہوں ————— اور ————— نشہِ ظلمت کے
مخمور ہوش میں آئیں۔

مولوی سلیمان ساکن پھلواری پٹنہ بہار کے بھائی حکیم ایوب پھلواری
حامی ندوہ نے اپنے ”قول فاصل“ نامی کتابچہ میں ایک مقام پر تکفیر کا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۱)
مسلمان بھی نہیں کہتے چنانچہ علامہ علی قاری نے ”شرح فقہ اکبر“ میں صاحب فتح القدیر ”امام ابن ہمام
علیہ رحمۃ المنعم کا یہ کلام نقل فرمایا

قال ابن ہمام و اختلف	امام ابن ہمام نے فرمایا کہ یزید کی تکفیر میں
فی الکفار یزید قیل نعم۔	علمائے اہلسنت کا اختلاف ہے۔
(ص ۸۸)	(قول اول) بعض نے اس کی تکفیر کا
	قول کیا۔

اس تکفیر کی بنا امام ابن ہمام علیہ رحمۃ المنعم نے ان بعض صریح کلمات کفریہ کو قرار دیا جو یزید پید کی

۱۔ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم حاشیہ میں ہے — صاحب فتح القدیر امام کمال الدین ابن ہمام
اصحاب ترجیح سے ہیں ”مختصراً“ اور متن میں ہے — ”امام محقق علی الاطلاق کمال الدین ابن ہمام
کی نسبت علماء کی تصریح ہے کہ پایۂ اجتہاد رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان کے بعض معاصر نہیں لائق اجتہاد
کہتے حالانکہ معاصرت دلیل منافرت ہے۔ رد المحتار میں ہے قد منا غیر مرقۃ ان الکمال من
اہل الترجیح کما افادہ فی قضاء البحر بل صرح بعض معاصریہ بانہ من اہل الاجتہاد“
(فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۴۵) ۱۲ منہ

رُونارُوتے ہوئے لکھا

”باقی رہے اہلسنت ان میں مولوی اسماعیل و مولانا اسحق اور ان کے

جماعت بھی زمرہ کفرہ و مضلین میں داخل کی گئی“

اس پر مواخذہ و مطالبہ کرتے ہوئے سید ذی شرف، بزرگ مارہرہ مظہر نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۲)

نسبت سے بیان کیے جاتے ہیں اس کے بعد فرمایا

شاید ان موجب کفر امور کی روایت

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

نزدیک پایہ ثبوت کو پہنچی اسی وجہ سے

انہوں نے یزید پلید کو کافر کہا۔ باقی جو

جُرأت و جسارت پاک خاندان نبوت کے

خلاف یزید سے سرزد ہوئی کہ ظالم نے

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا

حکم دیا نیز اور بھی جو کچھ ظلم و ستم ہوا جس کے

سننے سے دل ان ظالموں پر نفیر و

ملامت کرتے ہیں اور کانوں کو سننے کا

یاد نہیں رہ جاتا یزید کی تکفیر ان باتوں

کی وجہ سے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ولعلہ وجہ ما قال الامام احمد

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتکفیر لما

ثبت عنده نقل تقریر لا

لما وقع عنده من الاجتراء علی

الذریۃ الطاہرۃ کالامر

بقتل الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وما جرى مما ینبوعن

سماعہ الطبع ویصم لما ذکر

السمع کما علل بہ شارح کلامہ

فانہ لیس علی وفق مرادہ

کما قد مناه فی لعنہ

وقیل لا اذ لم یثبت لنا

”قول قابل“ کے ردِ کامل پر مشتمل اپنی تصنیف ”رغم السازل“ میں فرمایا
 — ”کیوں جناب شاہ سلیمان صاحب آپ سے خطاب ہے ذرا نگاہ روبرو
 آپ کے نزدیک بھی ”صراط مستقیم“ و ”تفویت الایمان“ کا مُصنّف

(بقیۃ حاشیہ صفحہ ۷۳)

عنه تلك الاسباب الموجبة
 اى لكفرك وحقيقة الامر
 التوقف فيه و مرجع امره
 الى الله سبحانه -

✦ ✦ ✦ ✦ ✦
 ✦ ✦ ✦ ✦ ✦
 ✦ ✦ ✦ ✦ ✦
 ✦ ✦ ✦ ✦ ✦
 ✦ ✦ ✦ ✦ ✦
 ✦ ✦ ✦ ✦ ✦
 ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

(شرح فقہ اکبر ص ۸۸)

نہیں کی جیسا کہ ان کے کلام کے شارح نے
 یہی وجہ ٹھہرائی کیونکہ یہ ان کے مقصد کے
 مطابق نہیں جیسا کہ نعن یزید کے سلسلے میں
 ہم نے پہلے بیان کیا۔ (قول ثانی) اور
 بعض علماء نے کہا یزید کا فرہیں اس لیے کہ
 یزید پلید سے وہ اسباب جو اس کے کفر کو
 واجب کریں ہم تک پایہ ثبوت کو نہ پہنچے۔
 (قول ثالث) اور تحقیقی بات یہ ہے کہ
 یزید کے بارے میں توقف ہو اس سے
 زبان روکی جائے (کہ اسے نہ کافر
 کہا جائے نہ مسلمان) اور اس کا معاملہ
 علم الہی پر چھوڑا جائے۔

امام اہلسنت قدس سرہ تکفیر کے سلسلے میں مطلقاً متکلمین عظام کی اتباع کرتے ہیں اسی لیے
 آپ نے یہ قول ثالث جو قول تحقیق ہے اختیار فرمایا۔ ۱۲ منہ

سُنّی ہے یا بد مذہب **بد دین** توہین کنندہ حضور پر نور سید المرسلین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ شاہ سلیم صاحب آپ کو چھ مہینے کی مہلت ہے
 آخر ربیع الآخر ۱۳۱۵ھ تک یا تو صاف اقرار فرما لیجیے کہ ایسے **بد دین** کو
 سُنّی بتانا "قول فاضل" والے کی بد دینی تھی یا کلمات "صراط مستقیم و
 تقویۃ الایمان" کو مطابق مذہب اہلسنت ثابت کر دکھائیے فان لم تفعلوا
 ولن تفعلوا اگر حسب عادت سکوت ہی رہا تو صاف ظاہر ہو گا کہ
 آپ صاحبوں کے دلوں میں بد مذہبی بھری ہے اور بہ تعلیم ناظم صاحب
 ادعائے سُنّیت تقیہ کی جلوہ گری ہے۔ (رغم السازل ص ۲۲)

یہ ارشاد فیض بار جو خیر و صلاح کے بیش بہا موتی اور اسوۂ سلف کی
 جلوہ گری اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے اس سے اس مقام پر مقصود یہ بتانا کہ
 حضرت مؤلف اگر دہلوی کے کفریات "صراط" و "تقویت" کو التزامی جانتے تو بجائے
 یہ فرمانے کے کہ

"صراط مستقیم و تقویت الایمان کا مصنف سُنّی ہے یا بد مذہب بد دین
 توہین کنندہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔"
 یہ فرماتے کہ

— صراط مستقیم و تقویت الایمان کا مصنف مسلمان سُنّی ہے یا کافر یا یقین؟
 اور بحکم ارشاد قرآن

الْمَدَّةُ أَحْسِبَ النَّاسِ | کیا لوگ اس گھنڈ میں ہیں کہ اتنا

اَنْ يُّشْرِكُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ه (پتلع)
 کہہ لینے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔

تصریح نفی فتن دائرہ چاہتے ہوئے بجائے یہ اقرار و اعتراف طلب کرنے کے کہ
 ”ایسے بد دین کو سستی بتانا“ قول فاصل“ والے کی بد دینی تھی“

یہ اقرار و اعتراف طلب فرماتے کہ

ایسے کافر با یقین کو سستی بتانا“ قول فاصل“ والے کا کفر و ارتداد تھا۔

تو معلوم ہوا کہ حضرت بابرکت مولانا نے عظیم المرتبت سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ
 مارہروی قدس ستر ف نے بھی کفریات اسماعیل کو لزومی جانا۔

کیا زید اور ہمنوایان زید اپنی نجس زبان بے قید یہاں بھی کھول دیں گے؟
 اور طیب و طاہر گل بوستان مارہرہ کے دامن پاکیزہ پر کفر کا افترا و بہتان
 جڑ دیں گے؟

تف تف تف ————— خدا تو فقیق دے تو مغویان تازہ

دیکھیں کہ کیسی بلائے نجاست میں لتھڑے پڑے ہیں —————

ان متمسکان کو دیدہ پر آفت یہ ہے کہ —————

حضرت موصوف مذکور نے اپنی اسی تصنیف لطیف میں وہابیہ کی تکفیر کے
 سلسلے میں علمائے اہلسنت عرب و عجم کا صاف اختلاف دکھلایا اور فرمایا

”اسی طرح جن اکابر دین نے عرب و عجم میں

خوارج و روافض کو باوجود ان کے کلمہ گو ہونے اور ہمارے

قبلہ کی طرف نماز ادا کرنے کے گمراہ یا کافر کہا اور ان کے رد کو امر ضروری بتایا اور ان سے بغض رکھنے ان کی اہانت کرنے کو امر شرعی دینی مانا وہ سب حضرات مخالف ندوہ کے ہیں اور ندوہ ان کے مخالف ہے اسی طرح وہ سب حضرات **حریم شریفین** اور ہندوستان کے جو وہابیہ کو گمراہ یا کافر ٹھہرا کر ان کے رد میں مشغول ہوئے وہ سب ندوہ کے مخالف ہیں اور ندوہ ان کے مخالف ہے۔ (دعۃ المآزل)

اور پھر وہابیہ کو کافر کہنے والے حضرات علماء کے حکم و فتویٰ سے وہابیہ کو صرف گمراہ کہنے کافر نہ کہنے والے حضرات علماء پر حضرت موصوف نے کچھ الزام نہ مانا اور وہابیہ کو کافر کہنے والے اور صرف گمراہ کہنے والے دونوں گروہ علماء کو اکابر دین اور **مُعَظِّمِیْنِ اہلسنّت** جانا مانا۔ حتیٰ کہ خاص بحث تکفیر دہلوی میں ”تحقیق الفتویٰ“ کا ذکر کیا مگر اس میں مذکور تکفیر کی نسبت **کلمات دہلوی** کی طرف کی دہلوی کی طرف نہیں کی فرماتے ہیں

”مولوی اسماعیل کی کتاب ”تفویت الایمان“ وغیرہ کا حال

تو یہ ہے کہ خاص دہلی میں خود مولوی اسماعیل کی حیات و زمانہ میں جناب

مولانا مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی نے کتاب ”تحقیق الفتویٰ“

تصنیف فرمائی جس میں مولوی اسماعیل کے ادن کلماتِ کفریہ کا
کفر ثابت کیا ۛ (رغم السائل ص ۲۲)

اس سے کفریات دہلوی کا لزومی اور متبیین فی الکفر ہونا صاف عیاں ہے —
اللہ تعالیٰ ان اساطین امت بزرگانِ ملت پر رحمت و نور کی بارش فرمائے جن کے
مبارک کلماتِ طیبات آج بھی اہل ایمان کو اطمینان و جلا بخشتے اور گرم گشتگانِ راہ کو
سچائی اور سلامتی کی منزل کا پتہ دیتے ہیں اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ
و بارک وسلم علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و حزبہ اجمعین و بہم و لیہم و فیہم
و معہم علینا الی یوم الدین۔

جو ایمان و سنیت کو عزیز، حساب و قیامت کو قریب اور نجاتِ آخرت کو پیارا
جانے۔ شنیع تجسسِ احتمال و اعتراضِ کفر مال سے دور و نفور ہو اور اتباعِ اہلسنت
کرے اور اساطین و اسلافِ اہلسنت کے قدموں سے لپٹ رہنے کو بھلا جانے
ورنہ اس جرمِ شنیع یعنی مسلمان کو کافر کہنے پر ظواہرِ احادیثِ صحیحہ کا جو ارشاد ہے
اور فقہائے کرام کا جو حکم و فتویٰ ہے معلوم ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد سوم میں ہے

”جو شخص ایک مسلمان کو بھی کافر کہے ظواہرِ احادیثِ صحیحہ کی

بنا پر وہ خود کافر ہے۔ امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابو داؤد

و ترمذی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی و اللفظ لیس

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں

یعنی جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان
دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی
اگر جسے کہا وہ حقیقتہً کافر تھا جب تو خیر
ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پڑے گا۔

ایما امری قال لاختیه کافر فقد
باء بہما احدہما ان کان کما
قال والا رجعت علیہ۔

✽ ✽ ✽ ✽ ✽

صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں

جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو
او کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی
رجوع اس طرف بیشک ہو۔

اذا قال الرجل لاختیه یا کافر
فقد باء بہ احدہما۔

✽ ✽ ✽ ✽ ✽

امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور
وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے
اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن
نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا
اگر جس پر طعن کیا تھا ایسا نہ ہوا۔

لیس من دعا رجلاً بالكفر او
قال عدو الله وليس كذلك
الاحار علیہ ولا یرمی رجلاً رجلاً
بالفسق ولا یرمیہ بالكفر الا ارتدت
علیہ ان لم یکن صاحبہ كذلك۔

هذا مختصراً۔

امام ابن حبان اپنی صحیح مستثنیٰ بالتقاسیم والا انواع میں بسند صحیح حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں

یعنی کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے	ما اکفر رجل رجلا قط الا
کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے	باء بها احد هما ان كان
نجات پا جائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور	کافر او الا کفر بتکفیرہ۔
گرے گی اگر وہ کافر تھا تو یہ پتہ چل گیا ورنہ	• • • • •
اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوا۔	• • • • •

وجہ اس پلٹنے کی جس طرح ارباب قلوب نے افادہ فرمائی یہ ہے کہ مسلمان کا
حال مثل آئینہ کے ہے ع

ترک و ہند و درمن آن بیند کہ دوست

المرء یقیس علی نفسه۔ جب اس نے اے کافر یا مشرک یا فاسق
کہا اور وہ ان عیوب سے پاک تھا تو حقیقتہً یہ اوصاف ذمیمہ اسی کہنے والے
میں تھے جن کا عکس اس آئینہ الہی میں نظر آیا اور یہ اپنی سفاہت سے اس
کو یہ بدنما شکل کو آئینہ تاباں کی صورت سمجھا حالانکہ دامن آئینہ اس لوٹ مغبار
صاف و منزہ ہے۔

بہت اکابر ائمہ مثل امام ابو بکر اعمش وغیرہ عامہ علمائے بلخ و بعض
ائمہ بخارا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم احادیث مذکورہ پر نظر فرما کر اس حکم کو یوں ہی

مطلق رکھتے اور مسلمان کی تکفیر کو علی الاطلاق موجب کفر جانتے ہیں۔

سیدی اسماعیل نابلسی شرح درر وغرر مولیٰ خسرو میں فرماتے ہیں

لوقال لمسلم کافر کان الفقیہ ابو بکر الاعمش یقول کفر

وقال غیرہ من مشایخ بلخ لایکفر واتفقت هذه المسئلة

ببخارا فاجاب بعض ائمة بخارا انه یکفر فرجع الجواب

الی بلخ انه یکفر فمن افتی بخلاف قول الفقیہ ابی بکر

رجع الی قوله الخ ملخصاً۔

رسالہ علامہ بدر رشید پھر شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے

فرجع الكل الی فتویٰ ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم۔

احکام میں بعد عبارت مذکورہ کے ہے

وینبغی ان لایکفر علی قول ابی الیث وبعض ائمة بخارا۔

اور مذہب صحیح و معتمد و مرجع فقہائے کرام تفصیل ہے کہ اگر بطور سب و دشنام

بے اعتقاد تکفیر کہا تو کافر نہ ہوگا جیسے بے باکوں بے قیدوں کو خربے لجام و

سگ بے زنجیر کہیں کہ معنی حقیقی مراد نہیں ورنہ کافر ہو جائے گا۔

فتاویٰ ذخیرہ و فضول عمادی و شرح درر وغرر و شرح نقایہ بر جندی

و شرح نقایہ قستانی و تہر الفائق و شرح وہبانیہ علامہ عبدالبر و در مختار و حدیقہ ہندیہ

و جوہر اخلاطی و فتاویٰ علمگیری و رد المحتار و غیر ہا کتب معتمدہ میں تصریح

فرمائی کہ یہی مذہب مختار و مختار للفتویٰ و مفتی یہ ہے۔

علماء فرماتے ہیں جب اس نے اپنے اعتقاد میں اسے کافر سمجھا اور وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہے تو اس نے دین اسلام کو کفر ٹھہرایا اور جو ایسا کہے وہ کافر ہے۔،، مختصراً (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۳۰۸، ۳۰۹)

ظالم کس پر کفر کا بہتان اٹھا رہے ہیں اس پر جس کے نہ صرف مسلمان سنی صحیح العقیدہ ہونے بلکہ امام اہلسنت اور مجدد دین و ملت ہونے پر علماء و مشائخِ عرب و عجم کی گواہیاں موجود ہیں۔۔۔ علامہ قاضی عبد الوحید فردوسی

باوجودیکہ شاگرد نہیں، مرید نہیں، معاصر ہیں، والمعاصرة وجه المناقرة مگر ”سل السيوف“ پر اپنی تمہید سدید میں کس وارفتگی اور شیفتگی سے امام ممدوح کا تذکرہ کرتے ہیں فرماتے ہیں

”اب ہم بتوفیقہ تعالیٰ ایک مختصر رسالہ حضرت عالم اہلسنت اہل الفضل المحققین جناب مولینا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی مدظلہ العالی کا شائع کرتے ہیں جس سے میاں اسماعیل دہلوی سنی ندوہ کا ضال و گمراہ و بددین ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے اور نیز ہر شخص پر یہ بھی بین و بین ہے کہ ندوی صاحبوں نے جو باتباعِ نیچر یہ اہلسنت کی نسبت تہمتِ تکفیر کی رٹ لگائی ہے کس قدر دروغ بے فروغ ہے۔

ان دونوں امر کے ثبوتِ عظیم کو حضرت ممدوح کا رسالہ ”مُبْحَثُ السَّبُوحِ“

عن عیب کذب مقبوح“ ہی کافی و وافی تھا جو ندوے کی پیدائش سے کئی سال پہلے شائع ہو چکا مخالفین کی طرف سے برسوں جواب جواب کا شور رہا

بفضلہ تعالیٰ اب تک نہ ہو سکا نہ بعونہ تعالیٰ قیامت تک ہو۔

اس کی تنزیہ سوم میں ان سنی ندوہ میاں اسماعیل دہلوی کے بددینیاں اس روشن ثبوت سے واضح کیں جو بشرط انصاف کسی جاہل سچاہل پر بھی پوشیدہ نہیں۔ اور خاتمہ میں بآنکہ صرف ایک مسئلہ امکان کذب میں اس علیہ ماعلیہ پر پچھتر^{۱۵} وجہ سے لزوم کفر ثابت کیا اور متبعون پر تین اور بڑھا کر اٹھتر^{۱۶} کا مرزدہ دیا مگر ص ۹ پر صاف ارشاد فرما دیا۔ بالجملہ آفتاب روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ایک مذہب علمائے دین پر یہ امام و مقتدی سب کے سب

حاشیہ ۱۵ دہلوی کے کفریات کا ستر پچھتر میں حصر نہیں چنانچہ ”کوکبہ شہابیہ“ میں تذیل جلیل کے ذیلی عنوان سے امام اہلسنت قدس سرہ نے فرمایا

”یہ بطور نمونہ طائفہ حائفہ اور اس کے امام کے کفری اقوال اور ان پر کتب ائمہ دین سے احکام کفر و اشد الفلال تھے جن کا شمار بظاہر ستر کفریات تک پہنچا اور حقیقتہً دیکھیے تو بیشمار ہیں۔۔۔۔۔ یہ ستر کیا ان میں سے جس ایک کو چاہیے ستر کر دکھائیے تو اب ان کفریات کو خواہ ستر کیسے خواہ ستر ہزار کفریات ٹھہرائیے“ مختصراً (کوکبہ شہابیہ ص ۵۸) ۱۲ منہ

حاشیہ ۱۶ اٹھترویں وجہ میں امام اہلسنت قدس سرہ نے فرمایا ”الحمد للہ کہ علمائے اہلسنت ان نئے جہلا کی جہالت فاحشہ سے پاک نرالے اور

نہ ایک دو کفر بلکہ صد ہا کفر سراپا کفر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔
 — اسی قدر ان کے خسار و بوار کو کیا کم ہے اگرچہ ائمہ محققین و
 علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں اور یہی صواب ہے
 وبہ یفتی و علیہ الفتویٰ ۷

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۳)

ان کے بھتانی خیالوں، شیطانی ضلالوں پر سب سے پہلے تبرا کرنے والے (ہیں)
 مگر ان کی قوت و اہمہ نے جو انہیں امام الطائفہ کے ترکہ میں ملی ائمہ متقدمین
 میں کچھ علما ایسے تراشے جو کذب الہی کے جواز و قوعی بلکہ وقوع بفعل کے قائل ہوئے۔

(فتاویٰ رضویہ ششم ص ۲۷۱)

دیوبندیہ جب تک وقوع کذب کے قائل نہ ہوئے تھے صرف امکان کذب ماننے کی گمراہی و
 گندگی میں ملوث ہوئے تھے کذب کے امکان و قوعی اور وقوع سے اپنی برأت ظاہر
 کرتے تھے مگر اپنے امکان کذب ماننے پر بعض علمائے اہلسنت سے جو جواز خلف و عید کے
 قائل ہیں دلیل لاتے تھے لیکن وہ علماء خلف و عید کا صرف امکان ذاتی نہیں بلکہ امکان
 و قوعی بلکہ وقوع مانتے ہیں اور ان حضرات کے قول جواز خلف و عید کو دیوبندیہ کے
 عقیدہ امکان کذب سے ذرہ برابر کا بھی واسطہ نہیں۔

اب دیوبندیہ جب اپنے عقیدہ امکان کذب پر ان حضرات علماء کے قول جواز خلف و عید
 سے دلیل لائے اور وہ حضرات خلف و عید کا جواز و قوعی بلکہ وقوع مانتے ہیں تو لازم آیا کہ
 دیوبندیہ نے کذب کا جواز و قوعی بلکہ وقوع جو کفر خالص اور ارتداد یقینی ہے ان حضرات

علیٰ نفسہ ندویوں کو گمان ہوتا کہ ہمارے اعتراضات پر یہ کلمات زائد فرمائے
ہیں مگر الحمد للہ کہ یہ نوخیز انجمن اس وقت تک اپنی ماں کے پیٹ میں بھی
نہ پڑی تھی یہ لوگ جن کی تکفیر کا افترا حضرات ندویہ نے علمائے اہلسنت پر
باندھا ان میں سب سے بدتر و اشنع حال پر اسماعیل دہلوی ہے جب اس کی
نسبت ان علمائے کرام کی یہ تصریحات تو اوروں کے باب میں اس
تہمت ملعونہ کی کیا گنجائش ہے۔

(صدر سل السیوف مطبع اہلسنت پریس ہیلی بیت میں مطبوع "تہذیب سنیہ")

نیز یہی قاضی صاحب اپنی تصنیف "مہصام سنیت بگلوئے نجدیت" ص ۳۳ میں اپنے مخالف سے فرماتے ہیں

"میں عرض کروں ملازمان سامی کو بوجہ و فور علم بہت دقت پیش
آئے گی شاید برسوں ماخذ مسائل کا پتہ نہ لگے لہذا "سبحن سبحو" سے
استعانت کیجیے وہ ارشاد فرمادے گا کہ یہ سب مسائل کیونکر مآجاء بہ
(النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں داخل اور شرع مطہر میں
کس کس طرح ان پر اقامت دلائل ہے۔"

جسے علم سے واقعی لگاؤ ہے وہ جانتا ہے کہ یہ بات وہی کہہ سکتا ہے جس نے
امام اہلسنت کو علم و دین کا دریا ئے مواج پایا اور اس دریا میں شناوری کی ہو
یہی قاضی صاحب ندوہ شکن ندوی فگن اپنے ماہنامہ "تحفہ حنفیہ" میں
امام اہلسنت قدس سرہ کو ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں

ٹھنڈک، زمانے کی برکت ————— وہابیہ کی گردن پر تیغ برائے
ہمارا سردار، ہمارا پیشوا ————— دریائے زخار۔ بحر ناپید اکنار۔
ہمارا مولیٰ ————— یکتائے زمانہ مولانا حضرت احمد رضا خاں
وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ علمائے مکہ اس کے لیے ان فضائل کی گواہیاں دے
رہے ہیں اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علماء اس کی نسبت
یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ
وہ اس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و صحیح ہے ————— بیشک
مجھ پر اللہ کا احسان ہوا کہ میں حضرت سے ملا۔ میں نے ان کا اچھا ذکر اور
بڑا مرتبہ پہلے ہی سنا تھا اور ان کی بعض تصانیف کے مطالعہ سے مشرف ہوا تھا
جن کے نور سے حق روشن ہوا تو ان کی محبت میرے دل میں جم گئی تھی۔
جب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا میں نے وہ کمال
ان میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے۔ میں نے علم کا کوہ بلند
دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا دریا جس سے مسائل
نہروں کی طرح چھلکتے ہیں۔ ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد بند کیے
گئے۔ علم کلام وفقہ و فرائض پر غلبہ کے ساتھ حاوی — عربیت محاسب کا

۱۰ تقریظ حضرت مولانا علی بن صدیق کمال علیہ الرحمہ ۱۰ تقریظ حضرت مولانا عبدالحق الہ آبادی مبارک علیہ الرحمہ
۱۱ تقریظ حضرت مولانا سید اسماعیل علیہ الرحمہ ۱۱ تقریظ حضرت مولانا سید ابوالحسن مرزوقی علیہ الرحمہ

ماہر، منطق کا دریا، علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا —
 اس فتنوں کے زمانے میں دینِ متین کا زندہ کرنے والا، اس کے ساتھ
 اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کیا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وارث،
 علمائے مشاہیر کا سردار، دینِ اسلام کی سعادت، نہایت محمود سیرت،
 بڑی مبارک گھڑی تھی جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے
 ان کے آفتابِ سعادت سے برکت حاصل کرنے کا موقع ملا —
 مسلمانوں کا یاور، راہِ یابوں کا نگہبان، حجتوں کی تیغِ براں سے بیدنیوں کی
 زبانیں کاٹنے والا

۵ وہ معزز کہ ہے تقویٰ کی صفا و صفوت جس کی سبقت پہ ہے اجماع جہاں کی حجت
 وہ بریلی وطن احمد وہ رضا رب کمال خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
 اللہ کا خاص بندہ، مخالفانِ دین کا دفع کرنے والا، جس کے لیے علمائے مکہ معظمہ
 گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے — بے نظیر ہے — میرے سردار
 میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی — اللہ تعالیٰ ہمیں اور
 سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے — اور مجھے اس کی
 روش نصیب کرے کہ اس کی روش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے۔

۱۰ تقریظ حضرت مولانا عابد حسین علیہ الرحمہ ۲۰ تقریظ عنا حضرت مولانا علی بن حسین علیہ الرحمہ

۳۰ تقریظ حضرت مولانا عبد الرحمن دہان علیہ الرحمہ -

حق و دین کی مدد کرنے اور بیدینوں کی گردنیں قطع کرنے پر قائم — پچھلوں کا

معتقد، اگلوں کا قدم بہ قدم — اللہ تعالیٰ نے اپنے

بندوں میں سے جسے پسند کیا اسے خدمت شریعت کی توفیق بخشی اور نہایت

تیز فہم عطا کر کے مدد دی تو جب شبہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم

ایک چودہویں رات کا چاند چمکاتا ہے۔ ان حافظان شریعت، اعلیٰ درجہ کے

کامل علماء میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے حضرت جناب

مولوی احمد رضا خاں ہیں — اللہ تعالیٰ

امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ان کا نفع ہمیشہ رکھے —

اختصاراً (تمہید ایمان مع حسام الحرمین کے ساتھ مطبوعہ "خلاصہ فوائد فتویٰ" زیر عنوان گلبن اول ص ۵۲ تا ۵۷)
یہ اور وہ تمام علماء و مشائخ عرب و عجم جو امام اہلسنت قدس سرہ کو
مسلمان جانتے، پیشوائے اسلام و مسلمین مانتے ہیں زید انہیں کیا کہے گے
اور کہے نہ کہے اس کے قول مردود سے لازم تو ہے ہی کہ یہ سب حضرات عالی رتبہ
اس کے نزدیک معاذ اللہ کافر ہوں۔ مسلمان اتنے ہی سے اس قول مردود کی
شناعت ضلالت و کفریت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

اللہ اللہ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ کے منظر زمین طیبین کے

۱۵ تقریظ ۱۵ حضرت مولانا شیخ احمد امدادی علیہ الرحمہ ۱۵ تقریظ ۲۵ حضرت مولانا سید محمد سعید علیہ الرحمہ

۱۵ تقریظ ۱۵ حضرت مولانا شیخ محمد بن موسیٰ خیاری علیہ الرحمہ۔

علمائے اہلسنت رحمہم اللہ تعالیٰ جن کی طرف سے کسی کی مدح سرائی دینی فضل و شرف کے پیش نظر ہی ہوتی ہو وہ حضرات بلند رفعت تو ایسی عظیم و جلیل تعریفوں سے امام اہلسنت کو سراہیں اور آج جسے ان کے سامنے طفل مکتب کی بھی حیثیت نہیں مدعی اسلام و سنت ہو کر کفر کی نجاست لے کر امام اہلسنت کے مسلک مختار متکلمین پر یوں موٹھ آئے اسے علامات قیامت میں سے ایک علامت کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

فضل الہی و رسالت پناہی نے جسے امام اہلسنت مجدد دین و ملت عظیم البرکت نادر الوجود نائب نبی ^{صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم} وارث رسول ^{صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم} کیا اس پر یہ جرات؟ یہ جسارت؟
الحذر الحذر ثم الحذر

۵۔ چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طغیہ نیکاں برد جنہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں کی سچی محبت نصیب ہوتی ہے ظلمت انہیں اپنا لقمہ نہیں بنانے پاتی اور مشکوۃ نبوت سے ان وارثوں کے واسطے سے جو نور ان کے دلوں میں جلوہ گر ہوتا ہے ان کی زبان سے یوں گویا ہوتا ہے

”وہ اجلہ اکابر بندگان خدا کہ بفضلہ تعالیٰ لایخافون لومة لائم کے مصداق ہیں جو ان مرتدین کے جیسے جی ان کو کافر و مرتد کہہ رہے ہیں اور مرتدین کو کچھ بن نہیں آتی کہ اپنا کفر اٹھائیں انہوں نے مردہ دہلوی کے تکفیر سے کف لسان فرمایا۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مولیٰ عزوجل کی

بیشمار رحمتیں کیا خوب فرمایا کہ خوف زندوں کا ہوتا ہے نہ کمردوں کا۔ فعل اللہ

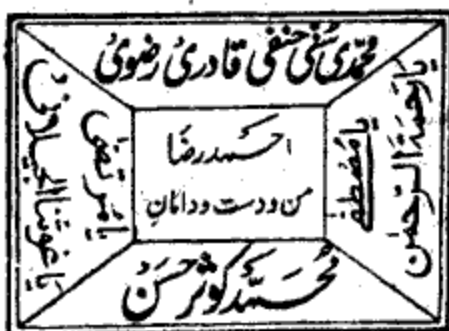
بہشام کذا کذا۔ اگر دہوی کی عبارت بھی متعین ہوتی تو اس مرے ہوئے کا

کیا خوف تھا کہ اس کی تکفیر قطعی کلامی سے کف لسان فرماتے ۛ (الموت الاحمر)

اللہ ایمان والوں کا والی مسلمانوں کو ہر کفر و گمراہی اور فتنہ کی تاریکی سے دور کرے، دور رکھے اور

ایمان و سنیت پر خاتمہ نصیب کرے آمین بجاہ حبیبہ الامین المکین صلی اللہ تعالیٰ وسلم وبارک

علیہ وعلى الہ واصحابہ وحزبہ وابنتہ اجمعین وعلینا معهم وفيهم وبہم ولہم الی یوم الدین والحمد



الفقر محمد کوثر حسن السنی الحنفی القادری

الرضوی غفرلہ

۸ رجب المرجب ۱۳۲۲ھ روز شنبہ مطابق ۶ اکتوبر ۲۰۰۱ء

تصدیقات علمائے اہلسنت

① ۴۸۶/۹۲ بفضلہ تعالیٰ فاضل مجیب کا جواب صحیح و صواب اور دافع اریاب ہے فاضل مجیب نے اپنی تحریر ”تحقیق جمیل“ میں حق تحقیق ادا کر کے معترضین کے اعتراضات کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

کتبہ محمد قدرت اللہ الرضوی غفرلہ

صدر المدرسین دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا بکھرا۔ کبیر نگر۔ یوپی۔ ۲ ذی قعدہ ۱۳۲۲ھ۔

② ۴۸۶/۹۲ ذی جاہ عزت پناہ حضرت شاہ علامہ و مولینا کوثر حسن صاحب قبلہ زید جتہ،

السلام علیکم

بعد استمراج عرض ہے کہ بندہ ناچیز نے آپ کی تالیف مسمیٰ بہ ”تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل“ کا

مطالعہ کیا بچہ تعالیٰ نہایت خوب پایا راہیت کتاب المستطاب فوجدتها علی وجه الصواب
واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

حواجہ مظفر حسین۔ فیض آباد (شیخ العقولات مصنف کتاب "ٹی وی کی تحقیق")

۳۳ الجواب صحیح وصواب والمجیب نجیح ومثاب۔ عبید المصطفیٰ فقیر محمد اشرف رضا قادری
خادم الافماء والقضاء ادارہ شرعیہ مہاراشٹر۔ دارالعلوم حنفیہ رضویہ قلابہ ممبئی ۱۷ ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولوی اسماعیل دہلوی کے مشہور خلاف شرع اقوال فی نفسہ کفر التزائم ہرگز نہیں ہاں کفر نزدیکی
ضروری ہیں جیسا کہ فقیر نے اپنی مطبوعہ تصنیف "اہل قبلہ کی تکفیر" میں روشن کر دیا ہے۔ یوں ہی
حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے اس کی تکفیر کلامی محض اس کے انکار شفاعت کی وجہ
سے نہیں فرمائی ہے۔ فاضل مجیب حضرت مفتی محمد کوثر حسن صاحب نے اس کھلی حقیقت کو
واشکاف کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے انہیں اس کی بہترین
جزا عطا فرمائے اور ان سے اسی طرح اپنے دین متین کی خدمت لیتا رہے۔ آمین

استفتاء میں جس "زید" کا تذکرہ ہے مجیب موصوف نے بہت ہی مدلل انداز میں
اس کی خبر گیری کی ہے اور کھلی حقیقت کو مزید کھول کھول کر سمجھا دیا ہے۔ مگر اس کے باوجود
مجھے اس کے ہدایت یاب ہونے کی امید نہیں معلوم ہوتی۔ پھر بھی دعا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ
اسے ہدایت دے۔ لیکن اس کے بعد بھی اس کے مقدر میں ہدایت نہیں؛ تو نہ ہو
۔ دوسرے بہت سے حضرات کے لیے یہ رسالہ "تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل" ان شاء اللہ
ضرور باعث ہدایت و رفع خلیجان ہوگا۔

فقیر محمد سعید مطیع الرحمن رضوی غفرلہ

۲۷ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ



حضرت مولانا غلام رسول صاحب نوری



نوری دارالافتاء، مدرسہ رضویہ اہلسنت بدرالاسلام بہریہ۔ ڈاکخانہ حسین آباد گزٹ ضلع پراچین

(دیوبند) - ۲۷۱۶۰۴

بِسْمِہِ تَعَالٰی وَبِحَمْدِہِ

کیا فرماتے ہیں مفتیان اسلام مسئلہ ذیل میں کہ الملفوظ حصہ اول ص ۱۱۱ پر ایک عرض ہے۔
 ”اسماعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہئے؟ جسکا جواب فاضل بریلوی نے یوں دیا ہے ”میرا مسلک ہے کہ وہ نیرید کی طرح ہے
 اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔“ جواب کا یہ جملہ کہ ”خود کہیں گے نہیں“ پر مفتی اعظم
 نے حاشیہ لگایا ہے کہ ”اسماعیل اور حال کے وہابیہ کے اقوال میں فرق ہے ہم اہلسنت متکلمین کا مذہب
 یہ ہے کہ جب تک کسی قول میں تاویل کی گنجائش ہوگی تکفیر سے زبان روکی جائے گی۔“

سوال یہ پیدا ہوتا ہے اسماعیل اور حال کے وہابیہ کے اقوال میں کیا فرق ہے واضح کریں
 دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسماعیل دہلوی کے وہ کون سے کفریہ جملے ہیں جس کی تاویل فاضل
 بریلوی نے کی ہے اور اس تاویل کی بنا پر تکفیر سے زبان و قلم کو روکا ہے؟

مثال کے طور پر میں پوچھتا ہوں اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے ”ہر مخلوق چھوٹا ہوا بڑا
 خدا کی شان کے آگے چار سے بھی ذلیل ہے۔“ بتائیں کہ اس کفریہ قول بدتر از بول کی فاضل بریلوی
 نے کیا تاویل کی ہے؟ ”نماز میں خیال گاؤ و خر میں ڈوبنا خیال بنی میں ڈوبنے سے ہے۔“
 بتائیں کہ فاضل بریلوی نے کیا تاویل کی ہے؟ اسی طرح کے کفریہ جملے تقویۃ الایمان میں بھرے
 پڑے ہیں ان کی تاویلات کیا کی گئی ہیں واضح کریں۔ الملفوظ حصہ دوم ص ۱۱۱ پر لکھا ہے کہ
 زید ابن لصیت منافق نے کہا کہ حضور غیب کی خبر کیا جانیں؟ اس پر آیت کریمہ نازل ہوتی ہے
 قُلْ اَبَاؤُہٗ وَاٰیٰتُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کُنْتُمْ تَسْتَهْزِؤْنَ لَا تَعْتَدِ رُوَاۡقِدُ کَفَرْتُمْ بَعْدَ
 اٰیٰمٰنِکُمْ تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو۔
 بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ آگے چند سطور بعد فرماتے ہیں یہاں یہ بھی
 معلوم ہو گیا کہ جو مطلقاً غیب کا منکر ہو وہ کافر ہو گیا جو لفظ اس منافق نے کہ جسے قرآن عظیم نے
 فرمایا تو بہانے نہ بناؤ کافر ہو چکا یہی تو تھا کہ رسول غیب کیا جانے بعینہ یہی تقویۃ الایمان میں
 لکھا کہ ”غیب کی باتیں اللہ جانے رسول کو کیا خبر۔“

سوال پیدا ہوتا ہے کہ زید ابن لصیت نے مطلقاً غیب کا انکار کیا تو قرآن نے
 اس کو کافر گردانا اس کا کفر قطعی اور وہ کافر قطعی قرار پایا بعینہ زید ابن لصیت کی طرح
 اسماعیل نے بھی لکھا تو دونوں کافر برابر ہو یا نہیں؟ ہوا اور یقیناً ہوا تو اسماعیل بھی کافر
 ہو یا نہیں؟ ہوا اور بیشک ہوا تو ایسے کھلم کھلا کافر کو کافر کہنے سے کف لسان کرنا چہ معنی دارد؟

یا پھر اسماعیل کے مذکورہ جملے میں بھی فاضل بریلوی نے کوئی تاویل کی ہے اگر کی ہے تو بتائیں کہ کیا تاویل کی ہے اور اگر نہیں تو کافر نہ مان کر خود کیا ٹھہرے؟۔ الملفوظ حصہ سوم ص ۱۷ پر فرماتے ہیں کہ مطلقاً علم غیب کا منکر کافر ہے کہ وہ سرے ہی سے نبوت کا منکر ہے نبوت کہتے ہی ہیں علم غیب دینے کو ۱۱

سوال یہ ہے کہ مطلقاً علم غیب کا انکار جب سرے ہی سے نبوت کا انکار ٹھہرا تو اسماعیل دہلوی سرے ہی سے نبوت کا منکر نہیں ٹھہرا؟ ٹھہرا اور بے شک ٹھہرا تو پھر فاضل بریلوی کا کف لسان کیا معنی رکھتا ہے ایک منکر نبوت کو کافر نہ مان کر خود کیا ہوئے؟ جبکہ ایک بات اور بھی غور طلب ہے کہ فاضل بریلوی سے تقریباً ۴۰ سال قبل ہی علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے اسماعیل پر کفر کا فتویٰ دے دیا تھا اسی فتویٰ میں یہ بھی لکھا کہ جو اس کے کفر میں شک و تردد دلائے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ علامہ فضل حق کے فتویٰ کی رد سے فاضل بریلوی کیا ٹھہرتے ہیں؟ غیر جانبدارانہ طور پر حکم شرعی بیان کریں۔ منطقی فلسفی بحث سے گریز کریں اور سیدھے سادے الفاظ میں ہی جواب دیں تاکہ عام مسلمانوں کو بھی سمجھنے کا بھرپور موقع ملے۔

بینوا و توحيوا

المستفتی احقر غلام اشرف اشرفی غفرلہ

امام غوثیہ مسجد چمنی ٹیکرا

عمرواڑہ سورت ۲

گجرات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ الْفَخِيمِ

الجَوَاد

ظاہر میں احتمال بعید اور نص میں احتمال ابعدا کی گنجائش ہوتی ہے۔
 مفسر میں کسی طرح کے احتمال کی گنجائش نہیں ہوتی۔ علامہ سعد الدین
 تفتازانی علیہ الرحمۃ الربانی "تلویح" شرح "تنقیح وتوضیح" ص ۳۳۶ میں فرماتے ہیں
 "الظاہر یحتمل غیر المراد احتمالاً لا بعیداً والنص یحتمل احتمالاً
 لا بعد دون المفسر لانه لا یحتمل غیر المراد اصلاً۔"
 پھر ظاہر و نص کی قطعیت کے باب میں اختلاف اقوال پر محاکمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
 "والحق ان کلامہما قد یفید القطع وهو الاصل وقد
 یفید الظن وهو ما اذا کان احتمال غیر المراد ممکناً
 یعضدہ دلیل" (تلویح ص ۳۳۹)

الموت الاحمر ص ۲ میں فرمایا

"تاویل تین قسم ہے قریب بعید متعذر کما فی منتہی السؤل
 وفصول البدائع وغیرہا ثالث حقیقۃ تاویل نہیں تاویل ہے
 باعتبار زعم مرتکب یا تجریداً اس پر بھی اطلاق ہے۔ قول علماء
 لا یقبل التاویل فی الضروری میں ضرور یہی مراد کہ ضروری میں
 غیر متعذر متعذر یہی معنی تاویل متعین میں متعین ورنہ متعین نہ ہو

انہوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا پھر ہم اسے
اپنے سچے سچے اسلامی گروہ میں کیوں کر داخل کر سکتے ہیں۔ مختصراً
(کوکبہ شہابیہ ص ۳۳۳)

پھر ۱۳۳۰ھ میں دیوبندیہ کی تکفیر قطعی کلامی کے گیارہ سال بعد ۱۳۳۱ھ میں جب
دیوبندیہ نے براہِ مکر ایک فریبی سوال گڑھ کر بھیجا تو جواب میں امام اہلسنت قدس
سرہ نے فرمایا

”صریح مقابل کنایہ ہے اسے ظہور کافی نہ کہ احتمال کافی۔ محقق
حیث اطلاق نے فتح میں فرمایا ما غلب استعمالہ فی معنی بحیث
یتبادر حقیقۃً او مجازاً صریح فان لم یستعمل فی غیرہ فاوالی
بالصراحتہ۔ ہدایہ میں ارشاد ہوا انت طالق لا یفتقر الی
النیت لانہ صریح فیہ لغلبۃ الاستعمال ولو نوى الطلاق عن
وثاق لم یدین فی القضاء لانہ خلاف الظاہر و یدین فیما
بینہ و بین اللہ تعالیٰ لانہ نوى ما یحتملہ۔ بہت فقہاء کرام کے
نزدیک تکفیر میں بھی اسی قدر کافی و لہذا امثال اسماعیل دہلویؒ
بحکم فقہائے کبار لزوم کفر میں شک نہیں جس کی تفصیل کوکبہ شہابیہ
روشن اور تحقیق اشتراط مفسر ہے یہی مسلک متکلمین اور یہی
مختار و معتبر ہے۔“ (الموت الاحمر ص ۵)

پھر چھ سال بعد ۱۳۳۴ھ میں دیوبندیہ نے ”کوکبہ شہابیہ“ کی بحث فقہی اور ”تمہید ایمان“ کی

بحث کلامی کو جوڑ توڑ کر طلب تحقیق کے پردے میں وہی مکر دوبارہ رچایا تو بغیض امام
الہدٰی قدس سرہ "الموت الاحمر" میں حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
ایک مقام پر اسی فتوے امام کی شرح میں فرمایا۔

”جو کلمہ اپنے صاف صریح متبیین معنی پر گستاخی و دشنام ہو ضرور اسے
گالی ہی کہا جائے گا اور ضرور موجب ایذا ہو گا اگرچہ اپنے پہلو میں کوئی
خفی بعید احتمال عدم دشنام رکھتا ہو مگر متعین ہرگز نہ ہو گا جب تک
ہر ضعیف سا ضعیف بعید سا بعید احتمال بھی منتفی نہ ہو جائے یہ عدم تعین
اس احتمال پر کہ شاید مراد قائل بعید وہ پہلوئے بعد ہو صرف بطور
متکلمین مقام احتیاط میں اسے تکفیر سے بچائے گا اس کے ارادہ پر
ہم کو جزم نہ دے گا۔ نہ یہ کہ وہ گالی نہ رہے یا ایذا نہ دے بھلا اگر
کوئی شخص جناب دہلوی و تھانوی صاحبان کو ایسا لفظ کہے تو کیا وہ
اسے اچھا جان سکتے ہیں یا اس سے ایذا نہ پائیں گے کیا لفظ کان
تک آتے ہی ذہن کو اپنے ظاہر متبادر معنی کی طرف فوراً متوجہ نہیں کرتا
اور جب وہ دشنام و قبیح ہیں تو کیا ایذا نہ دیں گے قطعاً دیں گے
جس کا انکار نہ کرے گا مگر مکابر۔۔۔ تو واضح ہوا کہ گالی ہونا اور
ایذا پانا نہ تعین پر موقوف نہ خاص معنی قبیح نیت قائل جاننے پر دلیل۔
۔۔۔ جہاں نیت کا علم نہ ہو مجرد احتمال لفظ پر گستاخی و اذیت سے
کیونکر خارج ہو جائے گا۔ (الموت الاحمر ص ۳۲، ۳۳)

اس تمہید کو غور سے پڑھیے تفصیل درکار ہو تو کتب اصول و کلام کی طرف مراجعت کیجیے زیادہ استطاعت نہ ہو تو بنظر انصاف و بے نگاہ عمیق ”الموت الاحمر“ ہی دیکھ لیجیے۔
فی الحال اپنے سوال و مقال پر جداگانہ نظر ارشاد دی لیجیے ————— آپ نے
”الملفوظ“ میں ارشاد امام

”بعینہ سی تفہیمت الایمان میں لکھا۔“

کا اشارہ الیہ لفظ ہی سمجھا۔ مفاد و مراد سمجھنا نہ لکھا اور پھر فرق قائلین نہ کیا کہ ظلمت و سوسہ کا فور ہو کر انشراح صدر ہو جاتا۔ ————— آپ پوچھتے ہیں اسماعیل اور
حال کے وہابیہ کے اقوال میں کیا فرق ہے؟

جی وہی فرق ہے جو ”المعتقد المتقدم سیف الجبار“ کو کتبہ شہابیہ سل السیوف
حتیٰ کہ تحقیق الفتویٰ _____ اور _____ المستند المتقدم تمہید ایمان
وقعات السنان الموت الاحمر“ سے ظاہر ہے۔

علامہ بدایونی کا دہلوی کو کافر نہ قرار دینا، امام اہلسنت کا دہلوی کے کفر یا کی
نسبت لزوم و تبیین کی صراحت فرمانا اور علامہ خیر آبادی کا تحقیق الفتویٰ میں نیت و مراد دلی
و قصد دلی کے الفاظ فرما کر لزوم و احتمال دکھا کر انشاء و تاوی کی تعبیر لا کر کفریہ دہلوی کا
لزوم و تبیین آشکارا فرمانا _____ اور _____ عبارات دیوبندیہ پر دیوبندیہ کے
رد و تکفیر میں ”المستند و تمہید ایمان و وقعات السنان“ وغیرہ کا اور ہی طرز پر آنا حتیٰ کہ
عبارات دیوبندیہ کو صراحتہ صریح ناقابل تاویل و متعین فرمانا ————— عالم تو عالم ایک سوجہ بوجہ
رکھنے والے طالب علم کو بھی عبارات دہلویہ اور عبارات دیوبندیہ میں فرق واضح باور کرانا

جی وہی فرق ہے جو کفریات دہلوی اور کفریات دیوبندیہ پر رد و مواخذہ و حکم میں حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ کے فرق تعبیر سے ظاہر ہے کہ کفریات دہلوی پر حکم کلمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا

”حضرات انبیاء اور سید انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص کے کلمات اور ان کی شان میں بے ادبانہ بدگوئیوں اور گستاخیوں سے کتاب بھری ہوئی ہے ایسے کلمات بے شک کفر ہیں۔“ (اطیب البیان ص ۴۴)

اور وہیں جب کفریات دیوبندیہ پر دیوبندیہ کے کافر قطعی کلامی ہونے کو بیان کرنا ہوا تو کفریات دیوبندیہ کی یوں تعبیر فرمائی۔

”اسماعیل کے بعد وہابیہ کے اور دوسرے پیشواؤں نے شان انبیاء

علیہم السلام میں شدید گستاخیاں کیں اور توہین کے نہایت

ناپاک کلمات لکھے۔“ (اطیب البیان ص ۴۵)

آپ لکھتے ہیں کہ

”اسماعیل دہلوی کے وہ کون سے کفریہ جملے ہیں جن کی تاویل فاضل

بریلوی نے کی ہے۔ (چمار سے بھی ذیل) کفریہ قول بدتر از بول کی

فاضل بریلوی نے کیا تاویل کی ہے (قول گاؤ و خر کی) فاضل بریلوی نے

کیا تاویل کی ہے۔“

تو کہیں! امام المسند قدس سرہ جیسے وارث نبی نائب رسول کا نہ یہ منصب نہ امام نے یہ کیا بلکہ دہلوی کے پیروؤں نے جو تاویلات کیں ان کا رد فرمایا ہے۔ دیکھیے ”کوکبہ شہابیہ“ ص ۳۲

”وائے بے انصافی اگر کوئی تمہارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون
 پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو۔ بس پاؤ تو کچا نگل جاؤ
 وہاں نہ تاویلیں نکالو نہ سیدھی بات میر پھیر میں ڈالو اور محمد رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اس کی
 امامت و پیشوائی کا دم بھرو۔ ولی جانو امام مانو جو اسے بُرا کہے اولیٰ اسی
 دشمنی ٹھکانو بد لگام کی بات میں سو سو طرح کے تیج نکالو رنگ رنگ کی
 تاویلیں ڈھالو جیسے بنے اس کی بگڑی سنبھالو اس کی حمایت میں عظمت
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو۔ یہ کیا ایمان ہے کیسا
 اسلام ہے کیا اسلام اسی کا نام ہے؟ ع لے راہ رو پشت بمنزل ہشدار۔
 مزہ یہ ہے کہ وہ خود تمہاری ساری بناوٹوں کا دربار جلا گیا تفویۃ الایمان
 یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولیے اور اس سے
 کچھ اور معنی مراد لیجیے معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں کوئی شخص اپنے باپ
 یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ
 اور بادشاہ۔“

نیر ”کو کبہ شہابیہ“ ص ۳۳ کا حاشیہ

”یہاں اس کے پیروؤں کی غایت معذرت و سخن سازی جو کچھ ہے
 یہ ہے کہ یہ کلام اس نے بقصد توہین نہ لکھا سوق سخن تاکید اخلاص کے لیے
 ہے مگر یہ بناوٹ اُسی قبیل سے ہے کہ ع لن یصلی العطاء ما افسدہ الدھر

قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر نہ ہو گا تو کیا وحی اترے گی کہ فلاں کے
 دل کا یہ ارادہ تھا اور صریح لفظ شنیع و قبیح میں سوق کلام خاص بغرض
 توہین ہونا کس نے لازم کیا۔ کیا اللہ و رسول کو برا کہنا اُسی وقت کلمہ کفر ہے
 جب بالخصوص اسی امر میں گفتگو ہو ورنہ باتوں باتوں میں جتنا چاہے
 بُرا کہہ جائے کفر و کلمہ کفر نہیں؛ علت وہی ہے کہ ان حضرات کے دلوں میں
 حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت نہیں ان کی
 بدگوئی کو ہلکا جانتے ہیں اس میں طرح طرح کی شاخیں نکالتے ہیں جیسے بنے
 اپنے امام کے کفریات سنبھالتے ہیں۔ شفا شریف ص ۳۳ تقدیر الکلام فی
 قتل القاصد لسبھا الوجه الثانی لاحق بہ فی الجلاء ان یکون القائل
 غیر قاصد للسب والازراء دلا معتقد له ولكن تکلم فی جہتہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم بکلمۃ الکفر مما ہو فی حقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نفیصۃ مثل ان یاتی بسفہ من القول او قبیح من الکلام و نوع من السب
 فی جہتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان ظہر بدلیل حالہ انہ
 لم یقصد سبہ اما الجہالۃ او ضجر او سکر او قلة ضبط لسانہ او
 تہور فی کلامہ فحکم ہذا حکم الوجه الاول، القتل من دون تلغیم
 مختصراً یعنی اس کا حال تو اوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شان
 اقدس کرے دوسری صورت اسی کی طرح روشن و ظاہر یہ ہے کہ
 قائل نہ تنقیص و تحقیر کا قصد کرے نہ اُس کا معتقد ہو مگر حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمہ کفر بول اٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً کوئی بے ادبی کا لفظ یا بُری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے اگرچہ اُس کے حال سے ظاہر ہو کہ اُس نے مذمت توہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جمالت یا جھجھلاہٹ یا نشہ میں بک دیا یا بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہو اس صورت کا حکم بعینہ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف۔ ۱۲ منہ۔

جیسا کہ علامہ فضل حق خیر آبادی، حضرت صدر الافاضل اور شیر بیشہ سنت وغیرہم علمائے اہلسنت نے ”تحقیق الفتویٰ“ اطیب البیان، جمال الایمان والایقان بتقدیس محبوب الرحمن وغیرہ مکتبہ ردوہا بیہ میں یہی کیا ہے

یہ تعبیر آپ نے بے سوچے سمجھے انجانے میں کی ہے یا سوچ سمجھ کر قصد کسی دل کی دہی کا اشعار کیا ہے؟ — رہی دہوی کفریات میں من حیث اللفظ والاستعمال مع حیثیۃ القائل — وہ گنجائش تاویل جس کی بنا پر امام اہلسنت قدس سرہ نے تکفیر دہوی کف لسان فرمایا

وہ وہی گنجائش تاویل ہے جو علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ کو ”المعتقد المنقذ“ میں دہوی کی تکفیر قطعی کلامی سے مانع آئی — اور علامہ ممدوح نے اسے صرف مخالف اہل سنت کہنے پر اکتفا فرمایا جیسا کہ اس کا بیان شافی ”تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل“ میں ہے وہی گنجائش تاویل ہے جو علامہ ممدوح کو ”سیف الجبار“ میں بھی دہوی کی تکفیر قطعی کلامی سے مانع آئی اور موصوف نے بغرض رد نقل تکفیر پر اکتفا فرمایا اور دہوی بھواسوں کو

صاف صراحت ہے دینی اور خلافت عقیدہ اہلسنت فرمایا جیسا کہ اس کا بیان تفصیلی تقدیم
”تحقیق جیل“ میں ہے

وہی گنجائش تاویل ہے جس کی بنا پر حضرت بابرکت گل بوستان علم و معرفت
حضرت مولانا سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ مارہروی قدس سرہ نے روافض و
خوارج کے علاوہ تکفیر و ہابیہ ماضیہ میں عرب و عجم کے علمائے اہلسنت کے درمیان
اختلاف دکھلایا — کہ فرمایا

”جن اکابر دین نے عرب و عجم میں خوارج و روافض کو باوجود

ان کے کلمہ گو ہونے اور ہمارے قبلہ کی طرف نماز ادا کرنے کے گمراہ یا
کافر کہا اور ان کے رد کو امر ضروری بتایا اور ان سے بغض رکھنے ان کی
اہانت کرنے کو امر شرعی دینی مانا وہ سب حضرات مخالف ندوہ کے ہیں۔

اور ندوہ ان کے مخالف ہے — اسی طرح وہ سب حضرات
حریم شریفین اور ہندوستان کے جو وہابیہ کو گمراہ یا
کافر ٹھہرا کر ان کے رد میں مشغول ہوئے وہ سب ندوہ کے مخالف ہیں“

ندوہ ان کے مخالف ہے — (رغم الہازل ص ۱۱)

اور پھر تکفیر و ہابیہ کرنے والے علمائے اہلسنت کے حکم و فتویٰ سے وہابیہ کی تکفیر نہ کرنے والے
بلکہ وہابیہ کو صرف گمراہ کہنے پر اکتفا کرنے والے علمائے اہلسنت پر کچھ الزام نہ مانا حتیٰ کہ
خاص بحث تکفیر و ہلوی میں ”تحقیق الفتویٰ“ کا ذکر کیا مگر اس میں مذکور تکفیر کی نسبت
کلمات دہلوی کی طرف کی۔ دہلوی کی طرف نہیں کی — کہ فرمایا

”مولوی اسماعیل کی کتاب ”تفتویۃ الایمان“ وغیرہ کا حال تو یہ ہے کہ وہاں
 دہلی میں خود مولوی اسماعیل کی حیات و زمانہ میں جناب مولانا مولوی
 فضل حق صناخیر آبادی نے کتاب ”تحقیق الفتویٰ“ تصنیف فرمائی جس میں
 مولوی اسماعیل کے ان کلمات کفریہ کا کفر ثابت کیا۔ (دعویٰ الہازل) ص ۲۲
 وہی گنجائش تاویل ہے جسے خود صاحب ”تحقیق الفتویٰ“ علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ
 خاص مقام بیان حکم میں ”تاویلات و درازکار“ — (سیف الجبار ص ۶)
 سے تعبیر فرمایا

وہی گنجائش تاویل ہے جس کو علامہ خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ
 ”اگر قائل یہ تاویل کرے کہ میرا مقصد نفس ذات کے لحاظ سے
 امکان ذاتی ہے اور حقیقت انسانی کے اعتبار سے ممکن ہے کہ فقیر کو
 بادشاہ پر تسلط حاصل ہو جائے تو کوئی شخص اس تاویل کو قبول نہیں
 کرے گا کیونکہ عرف میں امکان ذاتی ہرگز متبادر نہیں ہے اور کسی کی
 سمجھ میں نہیں آتا، معنی متبادر خود اپنا کام کرتا ہے، تاویل اس کی
 تلافی نہیں کر سکتی“ — (تحقیق الفتویٰ ص ۱۵۵)

وہی گنجائش تاویل ہے جو حضرت صدر الافاضل کو دہلوی کے ”چار سے بھی زیادہ
 ذلیل“ قول پر دہلوی اور اس کے پیروؤں کی تکفیر سے مانع آئی — اور حضرت
 صدر الافاضل نے دہلوی اور اس کے پیروؤں کو ”ظالم و بد نصیب“ کہنے پر اکتفاء
 فرمایا جیسا کہ اطیب البیان ص ۴۶۹ میں ہے۔

”کیا اس لفظ سے انبیاء کی توہین نہیں ہوتی ہے — ظالموں سے
پوچھو یہ کہاں سے کہتے ہو۔ یہ بدنصیب مقبولان بارگاہ کو چار سے بھی
زیادہ ذلیل کہتے ہیں۔“

وہی گنجائش تاویل ہے جو حضرت صدر الافاضل کو دہلوی کے ”قول کاؤنڈر“ پر دہلوی کی تکفیر سے
مانع آئی اور اس مقام پر حضرت صدر الافاضل نے دہلوی کے قول کو کفری قول کہہ کر دہلوی
کو بے دین اور بد دین کہنے پر اکتفا فرمایا جیسا کہ اطیب البیان ص ۱۹۹ میں ہے
”اسماعیل نے صراط مستقیم میں کفری قول لکھا — اس بے دین کو
نہ سوچا۔ دیندار اور بد دین میں یہ فرق ہے جو اسماعیل کی عبارت اور
امام حجۃ الاسلام غزالی اور حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کی
عبارتوں میں ظاہر ہے۔“

اگر آپ یہاں اپنا تمسک اسے ٹھہرائیں جو آخر ”اطیب البیان“ میں لکھا گیا کہ
”اسماعیل کی نسبت یہ مشہور تھا کہ اس نے اپنے تمام اقوال سے توبہ
کر لی تھی۔“

تو اس پر سر دست اتنے ہی کلام کا جواب دیں کہ آپ نے اسے اپنے لیے نہ سنی حضرت
صدر الافاضل کے لیے کیونکر مانا؟۔ جب کہ امام اہلسنت قدس سرہ کا کفریات دہلوی کی
نسبت ظہور و تبیین فرمانا آپ کو منظور نہ ہوا۔ یا اسے حضرت صدر الافاضل کے لیے
بھی آپ نہیں مانتے اور ان پر بھی ایسا ہی اعتراض قائم کرتے ہیں؟ یا ایک سرکش
طاغی کی طرح امام اہلسنت قدس سرہ کے علاوہ حضرت صدر الافاضل کی بھی تکفیر کے لیے

آپ پر قول رہے ہیں ؟

ختم سخن در ہدایت خصوصی بہ روش اہل سنن

علمائے اسلام میں سے جس کسی نے جس کسی قائل کلمہ کفر کی تکفیر سے اختلاف کیا اور اس کی عدم تکفیر کا قول کیا ہے مثلاً تبرائی ووافض جو تبرائے ملعون کے قائل اور زعم امام معصوم صاحب وحی باطن کے مرتکب ہوئے وغیرہ ایسے ہر مقام پر تاویل و پہلوئے اسلام آپ جانتے ہیں ؟ اگر ہاں تو صاف ادعا تحریر کر دیجیے اور مقام اثبات میں بے شمار سوالات کے لیے تیار ہو جائیے۔ اور اگر نہیں جانتے تو ان ہزار ہائے دین و فقہاء محققین کی بارگاہ میں آپ کا کیا خیال ہے ؟

کیا وہی خیال ملعون جو ایک سرکش طاغی امام اہلسنت قدس سرہ کی بارگاہ میں رکھتا ہے ؟ ہاں تو لکھ دیجیے تاکہ آپ کی مذہبی حالت آشکارا ہو جائے اور امان دینے اساطین اسلام کی بارگاہوں میں آپ کی کفری جسارت عوام مسلمین پر بھی ظاہر و واضح ہو جائے اور اگر اس ناپاک جسارت سے ان حضرات کی بارگاہوں میں آپ اجتناب برتتے اور احتمال اسلام تک اپنی رسائی نہ ہونے سے ان حضرات کو عدم تکفیر پر مجبور نہ لازم نہیں ٹھہراتے بلکہ اسے اپنی کوتاہ فہمی اور اپنی نظر کا تصور جانتے ہیں بلکہ ان حضرات کی بارگاہ میں ایسی کفری ملعون جرات و جسارت کے تصور سے بھی تھراتے ہیں تو امام اہلسنت قدس سرہ کی بارگاہ میں یہی روش سالم منقذ من الضلال موصل الی حسن المال چلنے سے آپ کو کیا مانع ہے ؟ بالآئکہ امام اہلسنت قدس سرہ تکفیر دہلوی سے اپنے کف لسان کے منشا کی صاف تصریح بھی فرما رہے ہیں کہ

”لزوم وال التزام میں فرق ہے۔ اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو
کافر مان لینا اور بات — ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک
ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے۔“

(حاشیہ کو کتبہ شہابیہ ص ۶۱)

بلکہ ”الموت الاحمر“ ص ۳۴ میں یہاں تک تصریح موجود کہ

”نیت نہ معلوم ہونے ہی کا تو سبب ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ

مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان مانو۔“

اور دہلوی کی تکفیر کرنے والے علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان بھی
”تحقیق الفتویٰ“ میں اپنی نفیس بحثوں سے کفریات دہلوی کا لزوم و تبیین ہی آشکارا فرما رہے ہیں
جیسا کہ اس کا دافع ظلمات، کاشف شبہات بیان با صواب مع شہادات و تائیدات
علمائے سلف، حج خلف کتاب مستطاب ”کشف نوری“ اور تصنیف لطیف ”تحقیق جمیل“
اور اس کی تقدیم نفیس نیز ”لمعات ثلثہ“ و ”حکم شرعی برہنات ادیبی“ میں ہے

اشرفی صاحب! یہ آپ کے سو سوالوں کا ایک جواب ہے اور نہایت کاشف حجاب و
دافع عجاب و با صواب ہے جو آپ کی طبع بے راہ روی کرے تو اسے کجی سے لگام
وے کر صراط مستقیم یعنی اہلسنت کے مسلک قوم و قدیم پر چلائے گا۔ بشرطیکہ آپ
چلنا چاہیں۔ قبول حق میں نہ شرمائیں۔ ہلاکت آخروی پر جسارت نہ کریں اپنی فانی و
نقش بر آب آن بان سے دھوکہ کھا کر تسلیم حق و صواب کو این و آں پر نہ ٹالیں اور توفیق
اللہ عز و جل کے اختیار میں ہے — وہی مالک ہدایت و ولی ارشاد ہے اسی کے لیے

ساری خوبیاں ہیں اور اس کی بے شمار رحمتیں برکتیں اور سلامتیاں ہوں اس کے محبوب
 واناے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کا ارشاد ہے لایزال طائفۃ من امتی
 علی الحق منصورین لا یضرهم من خالفهم حتی یاتی امر اللہ۔ اور حضور کے
 برگزیدہ آل و اصحاب پر یہاں تک کہ حشر قائم ہو اور ہم جیسے غلامان سرکار گنہگار ان بے شمار
 ان کی رحمت و رأفت سے وافر حصہ پائیں۔ الہی آمین

غلام رسول نوری

محرر نوری دارالافتاء مدرستہ رضویہ اہلسنت بدرالاسلام مانا پار بھریا

پوسٹ حسین آباد گرنت ضلع بڑا پور (یوپی) ۲۰۱۴۰۴

۲۵ شوال المکرم ۱۴۲۲ھ

لمعاتِ ثالثہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بائیں رستے منجھاسا فرسٹن
مال ہے راہ مار پھرسرتے ہیں

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راو خدا
وہ کیا بسکے جو یہ سرخ لے کے چلے

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ و صحبہ اجمعین ۵

ادارہ سنی آواز ناگپور کے شائع کردہ ”علمائے کچھوچھ کی خدمات میں ضروری استفاء“ میں
مولوی انتخاب مراد آبادی کی نسبت ان کے اخبار کے حوالے سے یہ مضمون مندرج ہے
”مجھے احمد رضا بریلوی کے نام سے گھن ہو گئی ہے اور جب میں نے

بخوبی سمجھ لیا ہے کہ حضرت عبدالقادر بدایونی اور علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ
والرضوان نے اسماعیل دہلوی کو کافر لکھا ہے اور یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ جو اسماعیل
دہلوی کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے اور احمد رضا بریلوی نے اسماعیل دہلوی کو
کافر نہیں لکھا کف لسان کیا ہے منہ بند رکھا ہے اسماعیل دہلوی کو کافر کہنے میں
اس کی زبان گنگ ہو گئی ہے تو بدایوں و خیر آباد کے فتوے کی روشنی میں
احمد رضا کے ایمان پر سوالیہ نشان لگ گیا ہے کہ احمد رضا مسلمان بھی ہے کہ

نہیں ۱۔ (ہفت روزہ ندائے اہل سنت مراد آباد ۱۸ ستمبر ۱۹۹۸ء)

اس سے ظاہر کہ انتخاب صاحب نے بقول خود بدایوں و خیر آباد کے فتوے کی روشنی میں
امام اہل سنت قدس سرہ کے ایمان (مسلمہ علماء و مشایخ اہل سنت عرب و عجم) پر سوالیہ نشان کا
ادعا کیا ہے اس لیے کہ انھوں نے بخوبی سمجھ لیا ہے کہ حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی اور
علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اسماعیل دہلوی کو کافر لکھا ہے اور یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ

۱۔ یہ مبارک اشتہار لاجواب بقلم حقیقت رقم حامی اسلام و سنت ماجی بدعت سیدی و سندی حضرت علامہ مولانا
مفتی شاہ محمد کوثر حسن صاحب قادیان رضوی متع اللہ تعالیٰ المسلمین بطول بقائہ و افاض علینا من
برکتہ الصوری و المعنوی ۱۲ رذی الحجہ ۱۴۱۹ھ میں تالیف اور محرم الحرام ۱۴۲۰ھ میں نوری دارالافتاء بہریا سے
اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔ ۱۲ غلام رسول نوری محرر نوری دارالافتاء۔

جو اسماعیل دہلوی کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے تو انتخاب صاحب سے مسئلہ کہ علامہ خیر آبادی کی نظر میں نفس عبارت تقویت الایمان صریح کلامی تھی یا اس کا غیر محتاج تفسیر؟ اگر کیسے صریح کلامی تو اس کا نیت و مراد دلی کی بحث سے بے علاقہ ہونا ضروری یا نہیں؟ تحقیق الفتویٰ میں جا بجا اس سے بحث بھی بدیہی یا نہیں؟ اس کی اس عبارت میں

”جب قائل مذکور کی اس گفتگو (اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے الخ) سے حضور سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اس کا دلی عقیدہ ظاہر ہوا اور مخلص ایمانداروں کے دلوں میں اس کے ایمان کے بارے میں شبہہ واقع ہو گیا۔“ (تحقیق الفتویٰ مترجم ص ۱۶۲)

اخیر کے الفاظ کافر قطعی ماننے کی تعبیر سے صاف جدا نہیں؟ اور پھر کافر قطعی نہ ماننے والوں کے مخلص ایماندار ہونے کی اس میں صاف صراحت نہیں؟ تو کیا یہ کیسے گنا کہ علامہ خیر آبادی کے ایمان پر خود ان کے فتوے سے (معاذ اللہ) سوالیہ نشان لگ گیا؟ اب اگر کیسے غیر محتاج تفسیر تو تفسیر کا علم ضروری بطور متکلمین و فقہاء محققین شرط تکفیر مہمود ہوا یا نہیں؟ اور بے اس کے اثبات آپ کا وہ مزعومہ سوالیہ نشان ہدیان نہ ٹھہرا؟ بلکہ حکم ظاہر حدیث خود آپ پر اٹھانہ پڑا؟

علیحدہ

برہنائے کف لسان امام ذی شان سے آپ کو (معاذ اللہ) نفرت ہو تو کیا وہ امام ہی تک محدود رہے گی؟ یا ہزار ہائے دین محتاطین متکلمین و فقہاء محققین کی طرف بھی ضرور مودعی ہوگی؟ کہ بوجہ طرق احتمال کف لسان امام اہل سنت قدس سرہ کا مسلک متفرد نہیں بلکہ وہ خود بحمدہ تعالیٰ اس میں انہیں ائمہ دین محتاطین رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین کے شیع ہیں۔

علیحدہ

حضرت علامہ قاضی عبدالوحید فردوسی مہتمم تحفہ حنفیہ پٹنہ بہار نے جو حضرت تاج الفحول علامہ

شاہ عبدالقادر بدایونی کے ارشد تلامذہ سے ہیں علیہما الرحمۃ والرضوان جب رسالہ مبارکہ ”سل السیوف“ ندویوں کو بھیجا جس میں دہلوی کے گمراہ و کافر فقہی ہونے کا روشن بیان ہے تو ندویہ نے دہلوی کے متعلق تکفیر تکفیر کے الزام کی رٹ سے بھری دو درقی تحریر بھیجی جس کے رد میں حضرت قاضی صاحب نے ”مصم صم سنیت بگلوئے نجدیت“ تیرہ سو سولہ ہجری میں تصنیف فرمائی اس میں ایک جگہ حضرت قاضی صاحب کے الفاظ یہ ہیں

”جب ہمارے علمائے کرام اسماعیل دہلوی کو بھی کافر نہیں کہتے“ ۹۶

اور ص ۹۶ پر الفاظ یہ ہیں

”اسماعیل و اسماعیلیہ کا ہر مقال کفر مال“

اس سے دہلوی کی نسبت حضرت تاج الفحول کا مسلک کف لسان ہونے کا اشعار ہے یا نہیں؟ نہ سہی خود قاضی صاحب کا یہی مسلک ظاہر ہونے سے تو گنجائش انکار نہیں۔ پھر کیا ان کے ذہن حق پسند کی طرف اس نجس و ملعون سوائیہ نشان نے راہ پائی؟ کیونکر پائے جب کہ اپنی اس تصنیف میں بوجہ اتفاق ان کا روئے سخن ہی کتاب مستطاب ”سل السیوف“ سے اس اثبات کی طرف ہے کہ عبارات دہلوی پر اس کی تکفیر کلامی نہیں اور تکفیر فقہی بیشک ہے جزاۃ المولیٰ تعالیٰ احسن الجزاء۔

یہ لمعات ثلاثہ ہیں الزامات و اسئلہ تسعہ پر مشتمل لمعہ اولیٰ دو شق اور ہر شق سوال واحد اور الزامین کی جامع لمعہ ثانیہ الزام ہی میں دائر اور ثالثہ سوال واحد و الزام واحد یعنی۔ انہیں بنظر متانت و فکر راست دیکھیں حق اس سے منکشف پائیں اور نظر صائب کے لیے اس سے بحمدہ تعالیٰ اسی کی امید ہے تو راہ تسلیم اپنائیں جو اہل حق کی روش قدیم و قویم ہے اور اس صورت میں اسی کا اظہار اس تحریر کا جواب کافی ہوگا اور اگر نظر معاذ اللہ اس کے خلاف چلی تو ہر ایسے سوال و الزام کا صاف صاف رفع و جواب لازم ہے جس کا رفع و جواب اپنے مقابل سے مستغنی کر دے اس میں یہ نہ ہو کہ بعض پر لب کشائی بعض کو پشت نمائی ورنہ

پہلے سے کہے دیتے ہیں کہ مسکوت عنہا آپ کے تسلیم شدہ قرار پائیں گے۔



الفقیر محمد کوثر حسن اسی الحنفی القادری الرضوی غفرلہ

۱۲ رذی الحجہ ۱۴۱۹ھ بروز چار شنبہ۔

ہاشمی میاں کی تحقیق

کفریات اسماعیل کفریات دیوبندیہ کی طرح نہیں

لہذا

تکفیر دہلوی سے کف لسان کو کفر سے کچھ علاقہ نہیں

اس کے لیے ملاحظہ فرمائیں

”حکم شرعی برہنات ادبی“ پر جناب موصوف کی تصدیق و تائید

۸۶/۹۲، حامی سنت، قاطع نجدیت، حاجی صلح کلیت حضرت علامہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب اسلام و رحمت آپ کا مطبوعہ اشتہار ”حکم شرعی برہنات ادبی“ نظر نواز ہوا جن کی روشنی میں یہ معلوم ہوا کہ ادبی صاحب برائین، تحذیر الناس، اور حفظ الایمان کی عبارت کفریہ کی شرعی اطلاع کے باوجود ان کے مصنفین کی تکفیر نہیں کرتے بلکہ کفریات دیوبندیہ کو کفریات اسماعیل کی طرح سمجھ کر کف لسان کرتے ہیں۔ ادبی صاحب کے مذکورہ بیان کے شرعی گواہوں کا ذکر بھی آپ کے اسی اشتہار میں ہے۔ حضرت مفتی صاحب! مولیٰ تعالیٰ آپ کی عمر اور علم میں مزید برکت عطا فرمائے۔ بر تقدیر صحت نقل اقوال ادبی شرعاً ادبی صاحب پر بھی وہی حکم ہے جو فتاویٰ حسام الحرمین شریف میں فتاویٰ ناناوی، انیسوی اور گنگوہی کے لیے ہے جو حفظ الایمان، تحذیر الناس

اور برائین قاطعہ کے کفر کو کفر اور اس کے مصنف و قائل کو کافر نہ سمجھے وہ بھی شریعت مطہرہ میں کافر و مرتد ہے
مولیٰ تعالیٰ سواد اعظم اہل سنت کو ہفوات ادبی بلکہ کفریات ادبی سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ غوث و خواجہ
اور مخدوم و رضا کے صدقے میں آپ سے اسی طرح احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا کام لیتا رہے
جن اب اللہ فی الدارین خیرا۔ فقیر اشرفی و گداے جیلانی محمد ہاشمی اشرفی جیلانی۔ مؤرخہ ۲۰ اپریل ۱۹۹۷ء
نزہت پٹنہ بہار۔ ۸۴/۹۲

مسلحہ و شمشیر

خانہ سنت، قلعہ مخدوم، باجھ، صحتِ خیرت، حدیثِ خیرت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت

نورِ نور

آپ کے مسلحہ و شمشیر، کلمہ شریف، برسنوٹ ادب

خیرِ حسن، مسلحہ و شمشیر، برسنوٹ ادب، خیرِ حسن، خیرِ قیامت، حدیثِ خیرت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت

کے باوجود ان کے مصنفین کو کفر نہیں کرتا

کیونکہ کفریات دوسرے کو کفریات دیکھ کر وہ سمجھ کر کف ممان کرتے ہیں

جو ادب کے مذکورہ بیان کے شرعی گواہوں کا ذکر ہے آج کے دن اشہار ۷۰

خیرِ حسن، خیرِ قیامت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت

برسنوٹ ادب، خیرِ حسن، خیرِ قیامت

شرعی ادب، خیرِ حسن، خیرِ قیامت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت

حدیثِ خیرت، خیرِ حسن

جو خیرِ حسن، خیرِ قیامت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت

کلمہ دہ، خیرِ حسن، خیرِ قیامت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت

مردمان، خیرِ حسن، خیرِ قیامت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت

اشرفی، غوث و خواجہ اور مخدوم و رضا کے صدقے میں آپ سے یہ کتاب احقاقِ حق اور ابطالِ باطل

کا کام کرتا رہے۔ خیرِ حسن، خیرِ قیامت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت

خیرِ حسن، خیرِ قیامت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت

خیرِ حسن، خیرِ قیامت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت

خیرِ حسن، خیرِ قیامت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت

خیرِ حسن، خیرِ قیامت، خیرِ حسن، خیرِ قیامت

بہ

مخدوم و رضا

مخدوم و رضا

مخدوم و رضا

مخدوم و رضا

پیغام

علیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں۔ تمہیں فتنے میں ڈال دیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فرقے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں۔ ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ روشن ہوئے۔ ان سے تابعین روشن ہوئے۔ تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے۔ ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے۔ ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں کہ یہ نور ہم سے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو۔ وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی نکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت۔ جس سے خدا و رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

RAZA ACADEMY

26, Kambekar Street, Mumbai-3, Ph.: 022-56342156